الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۸/ جون ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۳

۱۵/ ربیع الاول ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۸/ احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

تلاوت قرآن کا سلیقہ

حضرت بشیر بن عبدالمنذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یستحب الترتیل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم در حقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔ اسی قربانی کی خدا نے ہمیں تعلیم دی ہے

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقرّبوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غفر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اُس شخص کے گناہ جو اُس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے۔ بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے۔ اور اس کی برہنگی کے بداثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدء فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دُور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اُس چشمۂ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اِس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم در حقیقت اُس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اُس کے آگے رکھ دیں۔ اِسی قربانی کی خدا نے ہمیں تعلیم دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۳) یعنی تم حقیقی نیکی کو کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی تمام پیاری چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

یہ راہ ہے جو قرآن نے ہمیں سکھائی ہے اور آسمانی گواہیاں بلند آواز سے پکار رہی ہیں کہ یہی راہ سیدھی ہے اور عقل بھی اسی پر گواہی دیتی ہے۔ پس جو امر گواہوں کے ساتھ ثابت ہے اس کے ساتھ وہ امر مقابلہ نہیں کھا سکتا جس پر کوئی گواہی نہیں۔ یسوع ناصری نے اپنا قدم قرآن کی تعلیم کے موافق رکھا اس لئے اس نے خدا سے انعام پایا۔ ایسا ہی جو شخص اس پاک تعلیم کو اپنا رہبر بنائے گا وہ بھی یسوع کی مانند ہو جائے گا۔ یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کے لئے تیار ہے اور لاکھوں کو بنا چکی ہے۔

ہم نہایت نرمی اور ادب سے حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں سوال کرتے ہیں کہ اس بیچارہ ضعیف انسان کو خدا ٹھہرا کر آپ کی روحانیت کو کونسی ترقی ہوئی ہے۔ اگر وہ ترقی ثابت کرو تو ہم لینے کو تیار ہیں ورنہ اے بدبخت مخلوق پرست لوگو! آؤ ہماری ترقیات دیکھو اور مسلمان ہو جاؤ۔ کیا یہ انصاف کی بات نہیں کہ جو شخص اپنی پاک زندگی اور پاک معرفت اور پاک محبت پر آسمانی شہادت رکھتا ہے وہی سچا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں صرف قصے اور کہانیاں ہیں وہ بدبخت جھوٹا اور نجاست خوار ہے۔ ("سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۶-۳۴۸)

اگر اللہ تعالیٰ کی غفوریت اور رحیمیت سے استفادہ نہ کیا جائے تو پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت اور دردناک ہوتا ہے

جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر جماعت سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ، جماعت ہرگز ان کی مدد نہیں کرسکتی

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵/ مئی ۲۰۰۱ء)

لندن (۲۵/ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفت رحیمیت کے موضوع پر اپنے سلسلۂ خطبات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے اس کے مختلف پہلوؤں کو واضح فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ کسی کو خیر پہنچانے کا ارادہ کرے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ﴿لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ جو گناہوں میں ملوث ہو کر مایوس ہو جاتے ہیں ان کے لئے اس میں یہ پیغام ہے کہ وہ مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ میرے بندوں کو خبر دے دے کہ مَیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں لیکن اس کے باوجود میرے عذاب سے بھی ڈرا کیونکہ میرا عذاب بھی بہت شدید ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میری غفوریت اور رحیمیت سے استفادہ نہ کیا جائے تو لوگ میرے عذاب کی طرف بھی دھیان دیں کہ وہ بہت شدید عذاب ہے۔

قرآن مجید کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اصل مہاجر وہ ہے جسے ارتداد کے فتنہ میں مبتلا کیا گیا۔ پھر اگر وہ ہجرت پر مجبور ہو جاتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو یقیناً تیرا رب ان باتوں کے بعد مغفرت فرمانے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں اسلام کا اخفا کریں ان کا اس شرط سے گناہ بخشا جائے گا کہ دکھ اٹھانے کے بعد ہجرت کریں یعنی ایسے ملک سے نکل جائیں جہاں دین کی راہ میں سختی ہوتی ہے اور پھر خدا کی راہ میں بہت ہی کوشش کریں۔

ایک اور آیت کریمہ کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سؤر کا کھانا بحالت اضطرار قرآن کریم نے جائز رکھا ہے یعنی جو شخص باغی نہ ہو نہ حد سے بڑھنے والا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ زندگی بچانے کے لئے اس میں سے کچھ کھالے مگر سود کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ وہ بحالت اضطرار جائز ہے۔ فرماتا ہے کہ آئندہ بھوک کا عذر رکھ کر سود کی رقم نہیں کھانی۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو تمہارے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فی زمانہ جتنی بڑی جنگیں ہوئی ہیں وہ سود ہی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر مدد کے خواہاں ہوتے ہیں جماعت ہرگز ان کی مدد نہیں کر سکتی کیونکہ انہوں نے خدا اور رسول کے حکم کے خلاف اقدام کیا ہے۔

ایک آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنے حکم سے روک رکھا ہے اور اس کے آخر پر فرمایا کہ اللہ تمام لوگوں پر بہت رءوف و رحیم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آسمان کے زمین پر گرنے کا مطلب ہے کہ آسمان سے جو بڑے بڑے ٹکڑے گرتے ہیں وہ کئی صورتوں میں گرتے ہیں اور فضا میں ہی جل جاتے ہیں۔ ان کو اللہ دو طرح سے روکے ہوئے ہے اور انہیں اہل زمین پر گر کر نقصان کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسرے یہ کہ آسمان سے جو ٹکڑے گرتے ہیں اگر سارے زمین پر گرتے تو زمین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ جب تک ہماری زندگی اس زمین پر مقدر ہے اس وقت تک یہی نظام چلتا رہے گا۔ اللہ کے اذن کے بغیر آسمان سے گرنے والے ٹکڑے ہلاک نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید میں معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والوں کے لئے سخت سزا بیان ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور آئندہ اس قسم کی حرکتوں میں مبتلا نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور نے خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا کہ اس میں جو آیت ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ......الخ﴾ تلاوت کی جاتی ہے اس کے متعلق مجھے یہ علم تھا کہ یہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف سے ازدیادی ہے اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ثانیہ میں یہ تلاوت نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اب جو میں خطبات نور کا مطالعہ کر رہا تھا تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہی بات لکھی ہوئی ہے۔ یہ ان کی سنت خیر ہے جو آگے جاری ہوئی۔

❁❁❁......❁❁❁❁❁......❁❁❁

پاکستان کے اسیران راہ مولا کے لئے

خاص دعا کی درخواست

(پریس ڈیسک) پاکستان میں متعدد احمدی مسلمان کلمہ طیبہ پڑھنے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے کے جرم میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں اور مختلف مقدمات میں نہایت ظالمانہ طریق پر ملوث کئے گئے ہیں۔ وہ تمام اسیران راہ مولا بالخصوص احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ انہی میں سے ایک اسیر راہ مولا میر پور سندھ کے ایک احمدی نوجوان طاہر ندیم صاحب ہیں جن کے خلاف کلمہ طیبہ والی شرٹ پہننے کی وجہ سے ۱۰ر اگست ۱۹۹۹ء کو ایک مقدمہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔ چونکہ کسی قسم کی دہشت گردی کا مظاہرہ نہیں ہوا تھا، وکلاء نے درخواست دی کہ اس عدالت کو یہ کیس سننے کا اختیار نہیں اس لئے یہ مقدمہ دوسری عدالت میں منتقل کیا جائے مگر یہ درخواست رد کر دی گئی۔ اس کے بعد ہائی کورٹ سندھ سے رجوع کیا گیا اور اسی بنا پر Stay Order کی درخواست دی گئی۔ ہائی کورٹ نے Stay Order نہیں دیا مگر یہ کہا کہ انسداد دہشت گردی کی عدالت اس وقت تک فیصلہ نہ سنائے جب تک ہائی کورٹ اس درخواست کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہ کرے۔

پاکستان سے موصولہ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ انسداد دہشت گردی کی عدالت چند دنوں میں اس کیس کا فیصلہ سنانے والی ہے۔ چونکہ وکلاء اپنے تمام دلائل مکمل کر چکے ہیں اور کارروائی پوری ہو چکی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے اس کیس میں عدالت سزائے موت کا فیصلہ سنا دے۔

اس لئے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے خاص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس معصوم احمدی نوجوان کی بریت فرمائے اور تمام اسیران راہ مولا کی باعزت رہائی کے سامان فرمائے اور اپنے بطش شدید سے ظالموں کو عبرتناک انجام تک پہنچائے۔ "اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا"۔

عزمِ نو

ہجومِ غم سے شبِ خونفشاں سے گزریں گے
کھلیں گے پھول وہاں ہم جہاں سے گزریں گے

اٹھائے پرچمِ دینِ محمدِؐ عربی
ہم ایک دن حدِ کون و مکاں سے گزریں گے

مسیحِ وقت کے فرزند کی قیادت میں
بہ عزمِ نو رہِ آہ و فغاں سے گزریں گے

فرازِ دار سے کس نے ہمیں پکارا ہے
ہم آ رہے ہیں کہو ہم وہاں سے گزریں گے

صلیبِ وقت نہ مصلوب کر سکے گی ہمیں
ہر آزمائش و ہر امتحاں سے گزریں گے

رہیں گے تیروں کی بوچھاڑ میں بھی خندہ بلب
مثالِ برق دلِ دشمناں سے گزریں گے

کھلائے رکھیں گے گلشن لہو سے زخموں کا
ہم اس فریبِ بہار و خزاں سے گزریں گے

لگائے بیٹھے ہیں پہرے جو وادیٔ گل پر
سکوتِ گل پہ بھی ان کو گماں سے گزریں گے

قدم قدم پہ اجالوں کی بارشیں ہوں گی
جلائے مشعلِ جاں ہم جہاں سے گزریں گے

جو ہم پہ سنگِ ملامت اٹھائے پھرتے ہیں
کبھی تو وہ بھی کسی امتحاں سے گزریں گے

خدا کسی کو نہ مانیں گے ہم خدا کے سوا
ستم کی راہ سے بھی شادماں سے گزریں گے

ہے سدِّ راہ زمانہ تو کیا ہوا ثاقب
بفیضِ عشق ہر اک ہفتخواں سے گزریں گے

(ثاقب زیروی)

تعلیم القرآن اور عہدیداران جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ہمارے عہدیداران ساری جماعت کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں اور وہ توجہ دے نہیں سکتے جب تک انہیں خود قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو اور اس سے عاشقانہ محبت نہ ہو۔ قرآن کریم سے غایت درجہ محبت کا نتیجہ دیکھ کر ہی دنیا ان کی طرف مائل ہو سکتی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

غلبۂ اسلام کی صدی

اور

عظیم الشان فتوحاتِ روحانیہ پر مشتمل

خلافتِ رابعہ کا بابرکت دور

(بشیر احمد زاھد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد دنیا میں دین حق یعنی اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب اور سربلند کرنا ہے۔ اور یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی سورۃ الصف میں پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ الصف:۱۰) کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے اس رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب و سربلند کرے۔ خواہ وہ مشرکین کتنا ہی ناپسند کریں اور اس کی مخالفت کریں۔

قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ پر سرسری غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دو باتیں بطور پیشگوئی مذکور ہیں۔

اوّل: اس میں بتایا گیا ہے کہ آنے والا مسیح موعود دنیا میں نیا دین اور نئی کتاب لے کر نہیں آئے گا بلکہ وہ دین حق اور اس کی ہدایت کی طرف ہی دنیا کی راہنمائی کرے گا۔

دوم: وہ جب دنیا میں آئے گا اور دین حق کی دنیا کو ہدایت کرے گا تو اس کی سخت مخالفت کی جائے گی اور جبر واکراہ سے اس کو روکا جائے گا۔ مگر اس سب کے باوجود وہ فتح وظفر سے ہمکنار ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس آیہ کریمہ میں مذکور پیشگوئی کی بابت فرماتے ہیں:

"اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔ اور دوسری تمام ملتیں بیّنہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی۔"

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶،۳۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر و باہر ہے کہ آنے والا مسیح موعود جب بھی دنیا میں ظہور فرما ہوگا تو اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔ اور اس پر اور اس کی جماعت پر سخت ظلم توڑے جائیں گے مگر ان سب کے باوجود آخر میں فتح و غلبہ الٰہی کو نصیب ہوگا۔

چنانچہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ جب کبھی بھی مطلع عالم پر گمراہی و ضلالت کے گھٹاٹوپ بادل محیط ہو جاتے ہیں اور دنیا میں ڈھونڈے سے بھی کہیں نور ہدایت کی کوئی ایک کرن بھی نظر نہیں آتی تو یہی وہ ظلماتی دور ہوتا ہے جب ایک مامور من اللہ دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اور اس کے ہمرکاب دنیا میں روح القدس اور فرشتے اترتے ہیں جو مستعد دلوں میں نور ہدایت ڈالتے ہیں اور لوگوں کو نیکی کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر و ضلالت کی تمام تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور ایمان اور راستبازی کی صبح صادق پوری آب و تاب سے نمودار ہو جاتی ہے اور زمین کا چہرہ ایمان و ہدایت کی روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے۔

اور یہ وہ درخشاں حقیقت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے سورۃ القدر میں ایک مامور من اللہ کے زمانہ بعثت کو لیلۃ القدر سے استعارہ کے رنگ میں ہمرنگ قرار دے کر بڑی وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:

"ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے۔ ...... لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:

"جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔ اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہ فرماتا ہے۔ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ ...... تب لوگ یک دفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں۔"

پھر آپؑ اس امر کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کر کے فرماتے ہیں:

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

"سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲،۱۳ حاشیہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ثابت ہے کہ آپ گمراہی و ضلالت کے جس تاریک و تار زمانے میں مبعوث ہوئے تھے وہ لیلۃ القدر کا ہمرنگ زمانہ تھا۔ مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ گمراہی و ضلالت کی رات کب اختتام پذیر ہوگی؟ اور اسلام اور احمدیت کی فتح نمایاں کی وہ صبح صادق کب نمودار ہوگی؟ جس نمود و ظہور کا جلوۂ تاباں دیکھنے کے لئے گزشتہ ایک صدی سے جماعت احمدیہ انتہائی ظلم و ستم برداشت کر رہی ہے یہاں تک کہ اب تو ان کے دلوں کی یہ خواہش اور تڑپ ﴿مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ کے قرآنی الفاظ میں ڈھل کر ہر شب و روز آستانہ الٰہی پر اشکوں کی صورت میں بہہ نکلتی ہے۔

سو اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ ...... خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔"

پھر فرماتے ہیں:

"اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ ...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶،۶۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہے کہ آپ نے اسلام کے آخری اور مکمل غلبہ کو تیسری صدی کے پورے ہونے سے پہلے پہلے لازمی قرار دیا ہے۔

چنانچہ اس بارے میں جماعت کے مقدس خلفاء نے قرآن مجید اور آپ کے الہامات و کشوف سے جو سمجھا اور جماعت کو سمجھایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے بہت کام رہ جائیں گے۔

(الفضل ۱۰ فروری ۱۹۷۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ۱۹۴۵ء میں سورۃ الفجر کی آیۂ کریمہ ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾ (اور رات جب وہ چل پڑے) کی تفسیر میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی وفتوحات کے خاص نشانات کے مختلف ادوار کی خصوصی طور پر نشاندہی کرتے ہوئے ایک امکان کا ذکر یوں فرمایا تھا۔

"آج کل ۱۹۴۵ء ہے۔ اس لحاظ سے چھیالیس سال ابھی اس لیل میں باقی رہتے ہیں ...... اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔"

(تفسیر سورۃ الفجر، تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۲۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس تفسیری شہ پارہ سے عیاں ہے کہ آپ کے نزدیک ظلم و ستم کی وہ تاریک و تار رات جو گزشتہ صدی سے جماعت احمدیہ پر مسلط ہے اس کا ایک انجام ۱۹۹۱ء میں ہوگا۔

جبکہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۱ء کے (عرصہ کے) دوران بھی "یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی"۔

پھر آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد جب ۱۹۶۵ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے تو بار بار یہ ارشاد فرمایا کہ آئندہ پچیس تیس سال (۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۵ء) اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

حضور اپنے ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اپنی فتح و نصرت اور کامیابی کا انتہائی زمانہ تین سو سال تک بتایا ہے۔ لیکن حضور کے بعض کشوف و الہامات یہ بتاتے ہیں کہ وہ آخری فتح جس میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا شاید کچھ دیر چاہتی ہو۔ لیکن ان آنے والے پچیس تیس سالوں میں بعض ممالک اور علاقوں میں احمدیت کو کثرت حاصل ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ) اور وہاں کے رہنے والے اپنی زندگیاں تعلیم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مطابق گزارنے والے ہونگے"۔(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۶ء)

پھر فرماتے ہیں:

"میں جماعت کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال احمدیت کے لئے نہایت اہم ہیں۔ کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سی خوش قسمت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوں گی۔ وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں۔ لیکن میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی۔ اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی"۔

(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۶ء)

پھر آپ ۱۶/جون ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بڑے اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہوگی"۔(الفضل ۲۵/جون ۱۹۶۷ء)

پھر آپ نے ۲۸/جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ہال، لندن میں اپنی تقریر کے دوران بڑے پر شوکت انداز میں فرمایا:

مکان اور قطعہ اراضی
برائے فوری فروخت۔ فوری قبضہ
قطعہ ۱۶ مرلہ دارالعلوم غربی ربوہ
مکان ۵ مرلہ۔ ۲۱ / ۳۲ دارالرحمت شرقی
الف۔ ریلوے روڈ ربوہ
رابطہ:
خالد ملک جرمنی
0234-296244

"اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبح صادق کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ گو ابھی دھندلے ہیں...... اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا کو منور کرے گا"۔(امن کا پیغام اور حرف انتباہ صفحہ ۱۱)

پھر آپ ایک اور موقعہ پر لیلۃ القدر کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہی کا زمانہ ہے۔ جس زمانہ کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کیا جائے گا اور دنیا کی تمام قومیں محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کی جائیں گی۔ پس ہمارا یہ زمانہ بھی شیطانی ظلمتوں، اسلامی قربانیوں اور بہترین انعامات کے لحاظ سے لیلۃ القدر ہے اور اس زمانہ میں فیصلہ کیا گیا کہ انتہائی قربانیاں لی جائیں گی اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا"۔

اور پھر فرماتے ہیں:

"آج میں ایک بات آپ کو بتا دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کی جو آسمانی مہم شروع کی گئی تھی آج وہ ایک نہایت ہی اہم نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کم و بیش تیس سال تک اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچائے۔ نیز اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچائے تا اللہ ان قربانیوں اور ان دعاؤں کو قبول کرے اور وہ مقاصد حاصل ہوں جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے"۔(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۸ء)

پھر آپ نے ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران سیرالیون میں اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"میں اپنی پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتحمند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔ آئندہ ۲۵ سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں، جوانوں، مردوں، عورتوں کو پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر آگے بڑھو۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو بظاہر یہ ناممکن، ممکن ہو کر رہے گا"۔

(الفضل ۲/جون ۱۹۷۰ء)

پھر ۴/نومبر ۱۹۷۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع پر فرمایا:

"آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس اگلی صدی میں دنیا میں ایسے انقلابی حالات پیدا ہو جائیں گے کہ اب جو دنیا کہتی ہے کہ یہ کیا پاگلوں والی باتیں کرتے ہیں، ایک اتنی سی جماعت ہے، غریب جماعت، دھتکاری ہوئی جماعت، جو برسر اقتدار نہیں ہے۔ ساری دنیا کی طاقتیں اس کے خلاف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول کے لئے جیت لینے ہیں۔ اس دنیا کا ایک حصہ سمجھنے لگا ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک حصہ تو اسلام کی گود میں آ جائے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گا۔ پس اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے"۔

(روزنامہ الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۷ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ان تمام ارشادات سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ نے اپنی خلافت کے ابتداء سے ہی بار بار جماعت کو واشگاف لفظوں میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ تحریک احمدیت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اور اس صدی کے سال ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے غلبہ و فتح کے سلسلہ میں اپنی ایک ایسی تجلی دکھائے گا جس کے بعد بعض قوموں اور ملکوں میں بہ کثرت لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں گے اور یہ سب کچھ ہماری کوششوں سے نہ ہوگا بلکہ اس کے سامان خود اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ دنیا کو ایک ایسی تجلی دکھائے گا جس سے غلبۂ اسلام کے آثار بکلی نمایاں اور واضح ہو جائیں گے"۔

(الفضل ۱۸/جولائی ۱۹۷۳ء)

اور یہ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ اپنے مامورین کی جماعت کو اس وقت تک فتح و غلبہ نصیب نہیں کیا کرتا جب تک ان کو مصائب و شدائد کی بھٹی سے نہ گزار لے تاکہ وہ دنیا کو یہ بتا سکے کہ ان میں سے کون سچا مومن ہے اور کون جھوٹا منافق ہے؟ اس لئے ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ کو بھی اس فتح و غلبہ سے پہلے مصائب و مشکلات کے طوفانوں میں سے گزارا جاتا۔ اور یہ وہ ابدی حقیقت ہے جس کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہا اس کا اظہار فرمایا ہے۔ اور خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی اپنی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء کی تقریر میں یوں اظہار فرمایا تھا:

"اگلے نو سال جو ہیں ہماری زندگی کے بڑے اہم ہیں۔ مشکل بھی ہیں ...... لیکن اتنی رحمتوں کو اپنے دامن میں لپیٹے ہوئے ہیں کہ اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس واسطے ہر چیز بھول کر ...... ایک ایسی زندگی گزارو۔ اور وہ دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی جو مہم ہے اسے کامیاب کرنا۔ ہم نے ساری دنیا کو محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے"۔

(ماہنامہ انصاراللہ جون ۱۹۹۳ء)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ ۱۹۸۱ء کے بعد ۱۹۸۲ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (۹/جون ۱۹۸۲ء کو) اللہ کو پیارے ہو گئے اور ان کی جگہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰/جون ۱۹۸۲ء کو منصب خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے ان اہم اور مشکل سالوں میں جماعت احمدیہ کو جن مشکلات و مصائب کے طوفانوں سے پالا پڑنے والا تھا اور خدا کی جن رحمتوں کو یہ سال اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھے ان سب کی وضاحت ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بیان فرما دی تھی۔ اور ان کے آخر میں آپ نے نہایت جلال اور شان سے یہ فرما دیا تھا کہ:

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ تقدیر نہیں ٹل سکتی کہ ہمیشہ ہر حال میں نارِ بولہبی یقیناً شکست کھائے گی اور نورِ مصطفویؐ یقیناً کامیاب ہوگا۔ کوئی نہیں جو بلالی اَحَد کی آواز کو مٹا سکے۔ کوئی پتھر، کوئی پہاڑ نہیں جو سینوں پر پڑ کر لا الہ الا اللہ کی آواز کو دبا سکے۔ کوئی دکھ اور کوئی غم نہیں، کوئی صدمہ نہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کی شہادت سے کسی کو باز رکھ سکے۔ یہ امر یقیناً ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ اور قائم رہے گا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ وعلیٰ آلہ وسلم اور ﴿وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ﴾ غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، مغلوب ہونے کے لئے نہیں"۔

(نور مصطفوی اور نار بولہبی صفحہ ۲۲)

پھر آپ نے ۲۳/اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع پر فرمایا:

"آسمانوں پر تحریک احمدیت کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں جب کہ خدا کی بات کمال آب و تاب سے پوری ہوگی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کی ایسی عجیب رنگ میں تجلی فرمائے گا کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے اور تھوڑے بہتوں میں بدل جائیں گے اور فتح مبین کا تاج انہیں کے سر پر رکھا جائے گا جن کو آج کمزور سمجھا جاتا ہے"۔

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ء)

پھر فرمایا:

"میں ایسے آثار دیکھ رہا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والے ہیں۔ مشرق بعید میں اللہ تعالیٰ نے فتح کے دروازے کھول دئے ہیں"۔(ایضاً)

پھر فرمایا:

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رحیم اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ وہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان پر ثمرات اور نتائج مرتب کرتا ہے

یہ صفت انسان کی امیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے

رحیمیت دعا کو چاہتی ہے اور یہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصّہ ہے

(مختلف قرآنی آیات کے حوالہ سے رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۴؍ مئی ۲۰۰۱ء ۴؍ ہجرت ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ . وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(سورة آل عمران آیت ۳۲)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں ایک عجیب انداز اختیار کیا گیا ہے کہ اگر تمہیں واقعی اللہ سے محبت ہے تو یہ نہیں فرمایا کہ پھر اللہ تم سے محبت کرے گا بلکہ فرمایا ﴿فَاتَّبِعُوْنِي﴾ کہ اے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ محبت کرنے والے اگر دعوے میں سچے ہیں تو پھر میرے پیچھے چل کر دکھائیں۔ تو خدا سے سچی محبت جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ایسی دنیا میں کبھی کسی نبی نے بھی ایسی سچی محبت نہیں کی۔ تو اس کا کیسا عمدہ جواب ہے تم اگر محبت کرتے ہو، خدا سے محبت کے دعویدار ہو ﴿فَاتَّبِعُوْنِي﴾ تو میرے پیچھے چلو۔ اگر تم میری پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا، ورنہ نہیں۔

اور اس کے علاوہ ایک اور کام بھی ہے جو اس سے تمہارا حل ہو جائے گا۔ تم بہت گنہگار ہو اور اللہ جب تم سے محبت کرے گا رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے نتیجہ میں تو وہ تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم در حقیقت بے گناہ تھے۔ کسی معاملہ میں بھی آپ نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ جو گناہ نہیں کرتا اس کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بخشتا ہے، جیسا کہ احادیث میں آتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں اللہ کا فضل نازل ہوگا اور تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾، بخشنے کے لحاظ سے غفور اور بار بار رحم کرنے کے لحاظ سے رحیم فرمایا ہے۔ اب یہاں بار بار رحم کی صفت استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بندے تو بے حد گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں اور ان کو بار بار خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں غفور ہونے کے لحاظ سے وہ ان کے سارے گناہ بخش دے گا اور اس کے حضور بار بار متوجہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی رحیمیت کا سلوک فرمائے گا یعنی بار بار ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

اب چند آیات ہیں جو ذرا لمبی ہیں لیکن ان میں بعض دیگر مسائل بھی حل فرمائے گئے ہیں۔ اس لئے میں پوری آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان میں سے ہر آیت رحیم پر ختم نہیں ہوتی مگر آخری آیت ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پر ہی ختم ہو رہی ہے۔

﴿كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْماً كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَجَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ کیسے اللہ تعالیٰ ہدایت بخش سکتا ہے ایسی قوم کو جو ایمان لانے کے باوجود پھر کافر ہوگئے۔ ﴿وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ﴾ اور انہوں نے حقیقت میں گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول سچا ہے ﴿وَجَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ اور ان کے پاس کھلے کھلے نشانات آ گئے تھے ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ اب اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے۔ اور ان کی جزا کیا ہے ﴿اُوْلٰٓئِكَ جَزَآءُ هُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾۔ ان کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام بنی نوع انسان کی لعنت ہے۔ ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾ وہ اس لعنت کی حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ﴾ اور ان سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ کوئی مہلت دیئے جائیں گے۔

اور اتنے قطعی فیصلوں کے بعد پھر بھی اللہ کی رحیمیت کار فرما ہے اور اس کی غفوریت بھی کار فرما ہے۔ فرمایا ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ﴾ اتنے گناہ کرنے کے باوجود جو لوگ خدا کے حضور جھک جائیں گے توبہ کرتے ہوئے ﴿وَاَصْلَحُوْا﴾ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ساتھ اپنی اصلاح بھی کر لیں، صرف زبانی توبہ نہیں، سچی توبہ کا مطلب ہے اس کے بعد اس کی اصلاح بھی ہو۔ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تو ان سارے گناہوں کے باوجود اللہ کو بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے۔ (سورة آل عمران: ۸۷-۹۰)

ایک اور آیت ہے ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ کہ تیرے لئے دو ہی تو راستے ہیں، ان کے سوا تیسرا راستہ کوئی نہیں جو اختیار کر سکے۔ یا تو ان کی توبہ قبول کر لے۔ یعنی قطع نظر اس کے کہ وہ سچی توبہ کر رہے ہیں یا جھوٹی توبہ کر رہے ہیں اصل توبہ کا حال تو اللہ ہی کو علم ہے لیکن جو زبان سے توبہ کرتے ہوئے رسول اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان کی توبہ قبول کر لے ﴿اَوْيُعَذِّبَهُمْ﴾ یا دوسری صورت یہ ہے کہ توبہ قبول نہ کرے اور ان کو ان کے گناہوں کی سزا دے ﴿فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ پس ہر صورت میں وہ ظالم ہی ہیں۔ یعنی تُو ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ ظالم ہیں۔ ﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ ﴿يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ جس کو وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورة آل عمران۔ آیات ۱۲۹-۱۳۰)

پس ظالم لوگوں کے لئے بھی آخری مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اور جس نے سچے دل سے توبہ کی ہو اس کی توبہ قبول بھی کرتا ہے اور بے حد بخشنے والا ہے۔ یعنی کتنے بھی گناہ ہوں ان سب کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے اور عذاب بھی جس کو چاہتا ہے دیتا ہے مگر جس کو چاہتا ہے مراد یہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی جبر ہے کیونکہ ﴿مَنْ يَّشَآءُ﴾ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بارہا یہ وضاحت فرمائی ہے کہ جس کو چاہتا ہے سے مراد یہ ہے جس کے متعلق اس کا دل راضی ہو یعنی اللہ راضی ہو اور جانتا ہو کہ وہ بخشش کے قابل ہے یا اس کی توبہ قبول ہونے کے لائق ہے۔ تو ﴿يَشَآءُ﴾ میں ہمیشہ یہ معنی لینا چاہئے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب مسائل والی بعض آیتیں ہیں ان میں مختلف مسائل بھی بیان ہوئے ہیں اور پھر رحیمیت کا بھی تذکرہ ہے۔﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ﴾ تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں ﴿وَاَخَوٰتُكُمْ﴾ اور تمہاری بہنیں ﴿وَعَمّٰتُكُمْ﴾ اور تمہاری پھوپھیاں ﴿وَخٰلٰتُكُمْ﴾ اور تمہاری خالائیں ﴿وَبَنٰتُ الْاَخِ﴾ اور بھائی کی بیٹیاں ﴿وَبَنٰتُ الْاُخْتِ﴾ اور بہن کی بیٹیاں ﴿وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ﴾ اور تمہاری دودھ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے ﴿وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ اور دودھ بہنیں یعنی دودھ ماؤں کی بیٹیاں ﴿وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ﴾ اور تمہاری بیویوں کی مائیں ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ﴾ اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری ربیبہ ہیں۔ ربیبہ کہتے ہیں جس کو چھوڑ دیا گیا ہو یعنی پچھلگ جس کو اردو میں کہتے ہیں تو تمہاری پچھلگ، بیویوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے گھر میں پرورش پائی ہو ﴿مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ ان کی بیٹیاں جن سے تمہارے ازدواجی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔﴿فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ اور اگر تمہارے ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوئے ہوں تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔﴿وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ﴾ اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں جو طلاق شدہ ہوں یا الگ ہو چکی ہوں۔﴿الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ ان بیٹوں کی بیویاں متعلقہ یا بیوائیں جو تمہاری اپنی ذریت میں سے ہوں۔﴿وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ﴾ اور یہ بھی تم پر حرام ہے کہ دو بہنیں تم ایک عقد میں لے آؤ۔ ہاں جو کچھ پہلے گزر چکا سو گزر چکا۔﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیات ۲۳۔۲۴)

تو یہ ساری باتیں حرام تھیں۔ عربوں میں سے بہتوں نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور باوجود اس کے کہ یہ سنگین گناہ ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک اور مسائل والی آیت ہے ﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ. فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ. ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔

(سورۃ النساء:۲۶) یہاں آخر پر بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ذکر فرمایا ہے۔

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: "اور تم میں سے جو کوئی مالی وسعت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کر سکیں تو وہ تمہاری مومن لونڈیوں میں سے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (کسی سے نکاح کر لیں)۔ اور اللہ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس ان سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت سے"۔ یعنی لونڈیوں سے بھی اگر نکاح کرنا ہے تو ان کے مالکوں کی اجازت سے۔ "اور ان کو ان کے حق مہر دستور کے مطابق ادا کرو۔ ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں۔ اور نہ ہی خفیہ دوست بنانے والیاں ہوں۔ پس جب وہ نکاح کر چکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کی نسبت آدھی ہو گی"۔

اب محصنات شادی شدہ عورتیں ہیں جو آزاد ہوں۔ ان کو اگر جیسا کہ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ رجم کرنے کا حکم ہے کہ ان کو سنگسار کر دو تو آدھا سنگسار کرنا تو سزا نہیں ہوا کرتی۔ اس آیت نے یہ مسئلہ کلیۃً حل کر دیا کہ اسلام میں اس گناہ کی بھی رجم سزا نہیں ہے بلکہ کوڑے سزا ہے اور کوڑوں کی سزا ایسی ہے جو آدھی ہو سکتی ہے۔ بجائے سو کے پچاس کوڑے بھی سزا کے دیئے جا سکتے ہیں۔ "پس جب وہ نکاح کر چکیں اور اگر وہ بیحیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورت کی نسبت آدھی ہو گی۔ یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔ اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے"۔

ایک اور آیت ہے سورۃ النساء کی آیت ۳۰ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ. وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ اس آیت کا اختتام بھی رحیم پر ہوا ہے اور غفور کا یہاں ذکر نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک اور مضمون کی آیت ہے جس میں عام گناہ بالعمد کرنے اور پھر توبہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو اقتصادی ہے۔ فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے درمیان اپنے اموال باطل کے ذریعہ نہ کھاؤ ﴿اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ سوائے اس کے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ تجارت کرو۔ جو تجارت کا مال ہے وہ منافع بخش بھی ہو سکتا ہے اور غیر منافع بخش بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں امکانات اس میں کھلے ہیں لیکن اس کے ساتھ پھر عقل کی آزمائش بھی ہوتی ہے اور صلاحیت کی آزمائش بھی ہوتی ہے اور دیانتداری کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ پس جو لوگ تجارت کرتے ہیں اگر وہ اس میں منافع کماتے ہیں تو وہ ان کا جائز حق ہے۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾. اب یہاں اَنْفُس کے قتل کا ایک اور معنی ہے جو دوسرے قتلِ اَنْفُس سے مختلف ہے۔ یہاں فرمایا کہ جب تم تجارت میں بددیانتی کرتے ہو تو سارے معاشرہ کو قتل کر دیتے ہو۔ تجارت میں بددیانتی کرنے والے اپنے معاشرہ کو اقتصادی طور پر قتل کر دیتے ہیں۔ پس اپنے لوگوں کو، اپنی قوم کو بددیانتیاں کر کے قتل نہ کیا کرو۔﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر بار بار رحم فرماتا ہے۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے کہ خود اپنی ہی قوم پر بار بار رحم کر سکو۔

پھر ایک اور آیت کریمہ میں ہے ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾۔ ہم نے کوئی رسول بھی نہیں بھیجا مگر ایسا کہ جس کی اطاعت اللہ کے اذن سے کی جاتی ہے۔ رسول براہ راست مطاع نہیں ہوتا۔ جب اس میں نفخ روح ہو یعنی اللہ کی روح پھونکی جائے، اللہ کی طرف سے الہام ہو، اسے مامور کیا جائے اس کے بعد لازماً ہر کس وناکس کے لئے اس کی اطاعت فرض ہو جاتی ہے۔﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ﴾۔ پس اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت بھی اللہ کی رضامندی کی بنا پر اس لئے کہ ان کو رسول بنایا ہے اور تمام بنی نوع انسان کا رسول بنایا ہے تم پر فرض ہے۔ اور اس کی اطاعت کا زائد فائدہ کیا ہو گا یہ ایک بہت ہی عظیم مضمون ہے۔

اور فرمایا ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ﴾ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور تیرے پاس آئیں ﴿فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ﴾ اگر وہ اللہ سے استغفار کریں، معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان کے لئے معافی مانگے تو دراصل یہ شفاعت کا مضمون ہے کہ اگر وہ اللہ سے معافی مانگیں اور پھر اللہ کا رسول بھی ان کے لئے معافی مانگے۔﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ تو اللہ تعالیٰ کو بار بار توبہ کو قبول کرتے ہوئے جھکنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا پائیں گے۔ (سورۃ النساء آیت ۶۵)

دو اور آیتیں ہیں جو سورۃ النساء سے لی گئی ہیں آیات ۹۶ اور ۹۷۔ فرمایا ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ . فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً. وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى . وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾۔

یہاں ایک ایسا مضمون بیان ہوا ہے جس کو خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والے جو بیٹھ رہتے ہیں اور مُخَلَّفِیْن میں شمار ہو جاتے ہیں ان کا تو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی سخت تنبیہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور ان کی بخشش بھی اگر رسول ان کے لئے معافی مانگے اور وہ سچے دل سے توبہ کریں تو پھر وہ بخشش ہو جاتی ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ لیکن ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ﴾ میں جو بات بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو پیچھے بیٹھتے ہیں اور کسی مجبوری کی بنا پر نہیں بیٹھتے وہ تو سزاوار ہیں لیکن کچھ پیچھے رہنے والے ایسے ہیں جو بیمار ہیں، جو بستروں پر پڑے ہوئے ہیں اور کئی قسم کی مجبوریاں ان کو لاحق ہیں تو وہ بھی مجاہدین کے برابر تو نہیں ہو سکتے ان پر بھی اللہ نے فضل فرمایا ہے۔ لیکن مجاہدین کی بات ہی اور ہے۔ تو وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم تو مجبور تھے ہم سے جایا نہیں گیا لیکن ان کی مجبوری بھی ان کی اپنی شامت اعمال ہے۔ بیماریاں بھی تو انسان کی شامت اعمال ہوتی ہیں، ماحول کی روکیں بھی تو انسان کی شامت اعمال ہوتی ہیں۔ پس ان کو یہ کہہ کر مجاہدین کے برابر نہیں کیا جا سکتا کہ ان کا پیچھے رہنا ان کی مجبوری کی وجہ سے تھا۔﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ اللہ نے دونوں سے ہی حسن سلوک کا وعدہ فرمایا ہے۔ حُسْنٰی کا، بہترین چیز کا وعدہ فرمایا ہے۔﴿وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے ان مجبوراً بیٹھ رہنے والوں پر ایک عظیم اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اجر عظیم ان کو عطا فرمائے گا۔ بیٹھنے والوں کو بھی اجر ملے گا لیکن جو میدان جہاد میں جانے والے ہیں ان کو بہت

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں
رابطہ: مبشر احمد صدیقی
270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD
Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بڑا اجر ملے گا۔

﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً﴾ یعنی ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ کی تشریح یہ ہے ﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ﴾ اللہ کی طرف سے بہت سے بلند درجات ﴿وَمَغْفِرَةً﴾ اور بخشش ﴿وَرَحْمَةً﴾ اور اس کے علاوہ خدا کی خاص رحمت بھی ان کو عطا ہو گی۔ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور وہ اللہ کو ایسا پائیں گے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (سورة النساء آیت ۹۶۔۹۷)

ایک آیت سورۃ النساء ہی سے لی گئی ہے جو آیت نمبر ۱۰۱ ہے۔ اب جو اس مضمون کو میں آگے بڑھا رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ مجھے پھر واپس رحمانیت کی طرف بھی جانا پڑے گا۔ ممکن ہے، اگر وقت نے اجازت دی کیونکہ رحیم کا جو استعمال اور غفور کا جو استعمال قرآن کریم میں ہو رہا ہے وہ کئی نئے مضمون ہم پر کھولتا جاتا ہے تو اسی طرح رحمانیت کا جہاں جہاں ذکر ملتا ہے کچھ اس میں سے میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مگر ایک بڑا حصہ رہ گیا ہے اگر میں نے مناسب سمجھا تو پھر رحمانیت بھی قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں آپ کے سامنے واضح کر کے پیش کروں گا۔

فرمایا ﴿وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً﴾ جو بھی اللہ کے لئے ہجرت اختیار کرتا ہے۔ اور ہمارے ہجرت کرنے والے بھائی سب یاد رکھیں ﴿يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً﴾، وہ ہجرت میں اپنے لئے بڑی فراخی پائیں گے اور گھروں کی فراخی بھی ہو گی اور رزق کی فراخی بھی ہو گی۔ ﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾ اور سب سے بڑا وعدہ یہ ہے کہ ہجرت کی حالت میں اگر وہ فوت ہو جائیں گے اگر ہجرت اللہ ہی کی خاطر تھی تو پھر وفات کے وقت ان کو بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ اجر فرض ہو چکا، ﴿وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾۔ اللہ پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے، ایسے مہاجرین کے لئے جو للہ مہاجر بنے ہیں ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور باوجود اس کے کہ ان سے بہت سی غلطیاں بھی ہوئی ہونگی پھر بھی وہ اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے۔

اب سورۃ النساء کی آیات نمبر ۱۰۶ اور نمبر ۱۰۷ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ . وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا. وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ . اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾۔ اس آیت میں بھی ایک گھنڈی ہے جسے حل کرنا ضروری ہے، ایک الجھن پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس لئے کہ فرمایا ہے ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ مگر پہلے میں ترجمہ پڑھ لوں۔ ہم نے یقیناً تجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے حق کے ساتھ ﴿لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ﴾ تاکہ تُو لوگوں کے درمیان اسی نور سے فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے۔ ﴿اَرٰىكَ﴾ جسے خدا نے تجھے دکھایا ہے جو اس کتاب میں نور ہے اس کے ذریعہ ان لوگوں کے درمیان فیصلے کرے ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ اور خیانت کرنے والوں کے حق میں جھگڑالو نہ بن۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بعید ہے کہ آپ خیانت کرنے والوں کو جانتے ہوئے کہ وہ خیانت کرنے والے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی حجت کریں، کوئی جھگڑا نعوذ باللہ من ذلک کریں۔، یہ رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بعید ہے مگر رحمت کے تقاضے کے تابع جن کے متعلق خیال ہو اور خطرہ ہو کہ وہ گنہگار ہیں اور خدا کے عذاب کے نیچے آجائیں گے ان کے لئے بخشش طلب کرنا حضرت ابراہیم کی بھی سنت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بھی بعید نہیں ہے۔ تو یہاں ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ جان بوجھ کر آپ خیانت کرنے والوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے جھگڑتے تھے یعنی ان کی بخشش کو بڑے پیار کے ساتھ طلب فرماتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ خائنین بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ کو علم بھی نہیں۔ لیکن ان کی خیانت کا اللہ کو علم ہے اور جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ خطرہ محسوس فرماتے تھے کہ وہ عذاب میں مبتلا ہوں ان کے لئے کثرت سے بار بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔ پھر اسی لئے فرمایا ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ کہ ان کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ کے دو مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ تو اپنے لئے بخشش طلب کر کہ اگر لاعلمی میں ان خیانت کرنے والوں کی خاطر تو نے دعائیں کی ہیں تو اللہ وہ معاف فرما دے۔ اور دوسرا ہے ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ کہ ان خائنین کے لئے اللہ سے ان کی خاطر بخشش طلب کر ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اللہ تعالیٰ تو بہت بار بار مغفرت فرمانے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک اور آیت ہے سورۃ النساء آیت ۱۱۱ ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ کہ جو کوئی بھی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے۔ برائی تو عام برائی مراد ہے اور نفس پر ظلم کرنا بہت سخت برائی مراد ہے۔ اس میں غلطی سے شرک بھی داخل ہو جاتا ہے غلطی سے پہلے کسی نے شرک کیا ہو جیسے صحابہ پہلے مشرک ہی تھے اور اپنی وفات سے پہلے چونکہ وہ توحید پرست ہو گئے اس لئے ان سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا معاملہ فرمایا ۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے ۔ ﴿يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ وہ مایوس نہ ہو خواہ کیسے بھی گناہ ہوں، کیسی بھی غلطیاں ہوں اگر سچے دل سے وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بار بار بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

پھر سورۃ النساء کی ایک اور آیت ہے نمبر ۱۳۰۔ ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ . وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا. فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ عدل کا دو شادیوں کے متعلق بہت تاکیدی حکم ہے اور ایسا حکم ہے کہ دو شادیوں کی اجازت سے پہلے بھی انصاف کرنے کی تاکید فرمائی گئی اور اس اجازت کے معابعد بھی عدل کی تلقین فرمائی گئی کہ خبردار یاد رکھو اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو پھر دو شادیاں نہ کرو، پھر ایک ہی بہتر ہے۔ تو اس تکرار کے باوجود فرمایا اس کے باوجود تم محبت کے معاملہ میں ان سے عدل نہیں کر سکو گے کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے ﴿لَوْ حَرَصْتُمْ﴾ یہاں تک کہ تمہیں خواہ کتنی ہی شدید خواہش ہو، حرص ہو اس بات کی کہ عدل کرو پھر بھی عدل نہیں کر سکو گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی اپنے طبعی محبت کے جذبہ سے مجبور تھے اور یہ کہنا کہ ہر بیوی سے برابر محبت کرتے تھے یہ آپ کے بس میں ہی نہیں تھا ﴿وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ اگرچہ آپ کو شدید خواہش تھی کہ میں سب سے ایک طرح ہی محبت کر سکوں۔

پھر اتنا تو کرو ﴿فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ کسی ایک کی طرف اتنا میلان نہ کرو کہ دوسری جو ہے وہ معلّقہ کی طرح لٹکی ہوئی بیچ میں رہ جائے۔ اب یہ جو مضمون ہے یہ رسول اللہ ﷺ پر تو صادق آ ہی نہیں سکتا، کبھی آپؐ نے ایسی حرکت نہیں کی، ایسی بات نہیں کی جس سے کسی ایک بیوی کو گویا معلقہ کر کے چھوڑ دیا گیا ہو۔ لیکن یہ آپ کی وساطت سے امت کو تلقین فرمائی جا رہی ہے۔ یعنی جب تم دو شادیاں کرو گے رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم تو سنت پر عمل کر رہے ہیں، ہم تو دو شادیاں کریں گے۔ سوچنا چاہئے کہ دو شادیوں کے ساتھ کچھ شرطیں بھی ہیں جو عدل کی ہیں اور عدل کی شرطیں اتنی کڑی ہیں کہ ان میں محبت کے معاملہ میں بھی، پیار کے معاملہ میں بھی عدل کی تلقین ہے۔ تم ہوتے کون ہو کہ اتنے بڑے عدل کے دعوے کرتے ہو اس لئے اگر کچھ نہیں کر سکتے تو کم سے کم کسی اپنی بیوی کو معلقہ کی طرح نہ چھوڑو کہ لٹکی ہوئی رہ جائے اور کئی بزرگوں کی زندگی کے بھی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ انہوں نے اپنی غفلت کی وجہ سے اپنی بیویوں کو معلقہ چھوڑ دیا اور نہ وہ ادھر کی رہیں نہ ادھر کی رہیں۔ نہ طلاق ہوئی کہ وہ آگے کسی سے شادی کر سکیں، نہ وہ طلاق چاہتی تھیں کہ آگے کسی سے شادی کریں۔ پس تم ایسے لوگ نہ بنو کہ پھر اگر محبت نہیں کر سکتے تو معلقہ کے طور پر چھوڑ دو ایسی صورت میں ایک ہی شادی کا حکم ہے۔ پھر لازماً ایک ہی شادی کرنی ہو گی۔ ہاں اگر تم اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لو اور تقویٰ اختیار کرو ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ تو پھر یقیناً اللہ کو ایسا پاؤ گے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر سورۃ النساء کی آیت ۱۵۳۔ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ . وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.﴾۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ اور وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے سب رسولوں پر۔ ﴿وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾ اور ان میں سے کسی کے درمیان بھی فرق نہیں کیا۔ اب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے رسولوں کے درمیان یہ فرق تو کسی طرح بھی جائز نہیں کہ ایک رسول کی بات مانیں اور دوسرے کی نہ مانیں۔ تمام رسولوں کی اطاعت اللہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان کے درمیان یہ فرق ہرگز جائز نہیں کہ ایک رسول کی بات مان لو دوسرے کی نہ مانو۔ ہر رسول کی بات ماننی پڑے گی کیونکہ ہر رسول کا حکم اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

فرمایا: ان کے درمیان فرق نہ کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اجر عطا فرمائے گا مگر درجات میں جو فرق ہے یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ جہاں تک بندے کا تعلق ہے بندہ کسی رسول کے درمیان وہ فرق نہیں کرتا جو اطاعت کا فرق ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے ہر رسول کی اطاعت کے اوپر نظر رکھتے ہوئے اس کے جذبہ اطاعت کو سمجھتے ہوئے، اس کے اسلام کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہ کس طرح اس نے

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER — EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

BANGLA TV — skydigital — ZEE TV — SONY Entertainment Television — Prime
* All prices are exclusive of VAT

اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے وہ رسولوں کے درمیان درجات کا فرق کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت رسول اللہ ﷺ تمام گزشتہ رسولوں سے درجات میں بڑھ کر تھے۔ حضرت ابراہیم تو پہلوں سے بڑھ کر تھے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ بعد میں آنے والوں سے بھی بڑھ کر تھے۔ پس یہ گہرا مضمون ہے جس کو یہاں تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اتنا یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ درجات کا فرق ضرور رکھتا ہے۔ جو وہ کرتا ہے ہمیں کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ہم سمجھ نہیں سکتے سوائے اس کے کہ اللہ نے ہم پر خود کھول دیا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اس لئے کہ اللہ نے بتایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کی بہت سی باتیں خدا نے بیان فرمائی ہیں اور بہت سی ایسی ہیں جو خدا نے تو بیان فرمائی ہیں مگر رسول اللہ کو بیان فرمائی ہیں۔ قرآن میں ہمیں ان کا تذکرہ نہیں ملتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آگے بیان فرمائی ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہ آپ کے پاس امانت تھی کہ لوگوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ درجات کا علم ہو مگر اس میں بھی انکساری کی حد یہ ہے کہ آپؐ اپنا نام لے کر وہ باتیں بیان نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کا ایک بندہ ایسا تھا جس نے یہ کچھ کیا، اللہ کا ایک رسول ایسا تھا جس نے یہ کچھ کیا اور وہ رسول آپؐ خود ہی ہوا کرتے تھے تو عمومی ذکر میں اپنے آپ کو داخل کر کے وہ جو دل میں ایک حجاب ہوتا تھا اس کی وجہ سے اپنی انکساری کی حفاظت فرمالی۔

پھر فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ﴾ جو اللہ اور رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اجر دے گا۔ ﴿وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ اور اللہ تعالیٰ بار بار بخشنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔ یہاں اللہ اور رسول کے درمیان فرق نہ کرنا ایک بہت ہی گہرا بنیادی حکم ہے جو اہل کتاب کی کتابوں کی نفی کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم کتاب کو تو مانتے ہیں جو اللہ کا حکم ہے اور رسول کی جو سنت اور رسول کی جو حدیثیں ہیں وہ ہم نہیں مانتے کیونکہ پتہ نہیں حالانکہ اس کا پتہ کرنا بہت آسان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت اور حدیث میں اور قرآن کی آیات میں فرق ہے ہی کوئی نہیں، ہر سنت کی بنیاد قرآنی آیات میں ہے، ہر حدیث کی بنیاد جو سچی حدیث ہے قرآنی آیات میں ہے تو سر تسلیم خم کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پس اہل کتاب نے تو یہ نیا عقیدہ گھڑ کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی ہے۔

اب ایک حدیث میں آپ کے سامنے کھول کر رکھتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کیلئے اس کا عمل ہرگز نجات کا باعث نہیں بنے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپؐ کے لئے بھی نہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے لئے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ اور رحمت سے ڈھانپنے کا مضمون ایسا ہے جس کے متعلق ایک ذرہ بھی شک نہیں کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا تو ایسی رحمت سے ڈھانپا ہے جس نے تمام بنی نوع انسان پر سایہ کر دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمانا کہ مَیں بخشا جاؤں گا تو رحمت سے بخشا جاؤں گا۔ یہ مضمون اس حدیث کے حوالہ سے سمجھنے کے لائق ہے کہ رحمت سے ہی تو بخشے جائیں گے مگر اللہ نے آپ پر بہت رحمت فرمائی ہے اور اتنی رحمت فرمائی ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے اور بنی نوع انسان کے علاوہ حیوانوں کے لئے بھی آپ رحمت تھے۔

لیکن اس معاملہ میں یہ بات مَیں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود عمل کو ایک دخل ہے اور عمل سے انسان مستغنی نہیں ہو سکتا۔ یہ کہہ دے کہ اللہ کی رحمت ہے بخش دیا جاؤں گا یہ جھوٹ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وساطت سے بھی بخشش کا خیال اگر آپؐ کی شفاعت کے اہل انسان نہ ہو، یہ خیال کرنا کہ مَیں بخش دیا جاؤں گا ہمارا ایک رسول ہے جو بہت رحمت کرنے والا ہے یہ ایک جھوٹا خیال ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ تعلق کی بنیادی شرط وہی ہے ﴿إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ کہ اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو اور محض دعویٰ نہیں ہے تو جس نے واقعی محبت کی تھی اس کے پیچھے چلنا تمہارے لئے مشکل نہیں ہوگا۔ پس رسول کے پیچھے چل سکتے ہو تو پھر تمہارا دعویٰ سچا ہوگا۔ ﴿يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ اللہ ضرور پھر تم سے محبت فرمائے گا۔

چنانچہ آگے فرمایا: سیدھے راستے پر رہو اور اس کے قریب قریب رہو۔ صبح کے وقت بھی عبادت کرو اور شام کے وقت بھی اور کسی قدر سحر کے وقت بھی اور میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو۔ اسی کے ذریعہ اپنی مراد کو پہنچو گے۔ (بخاری۔ کتاب الرّقاق)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"رحیمیت کے مفہوم میں نقصان کا تدارک کرنا لگا ہوا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر فضل نہ ہوتا تو نجات نہ ہوتی"۔ یہ وہی حدیث ہے جو ابھی آپ کو پڑھ کے سنائی گئی ہے۔ "ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے سوال کیا کہ یا حضرت! کیا آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپؐ نے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ہاں"۔ (الحکم۔ ۱۰/ستمبر ۱۹۰۱ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رَحِیم...... اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اُن پر ثمرات اور نتائج مترتب کرتا ہے۔ اگر انسان کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ اس کی محنت اور کوشش کوئی پھل لاوے گی تو پھر وہ سست اور نکما ہو جاوے گا۔ یہ صفت انسان کی اُمیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رحیم قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ اُس وقت کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا، تضرع اور اعمال صالح کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے اُن کو محفوظ رکھتا ہے"۔

یعنی رحیمیت تقاضا کرتی ہے کہ اس سے کچھ مانگا جائے اور مانگنے کے لئے عمل ضروری ہے۔ ﴿وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو انسان کی دعائیں ہیں ان کو اس کا عمل صالح رفعت دیتا ہے۔ عمل صالح کی وجہ سے وہ دعائیں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں اور آسمان کی بلندی تک پہنچتی ہیں۔ تو فرمایا اگر تم رحیمیت چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم اعمال صالحہ بجالاؤ اور بار بار اللہ کی طرف جھکتے رہو اور اس سے رحم کے طالب رہو۔ ایسی صورت میں جب تم سچے اعمال کے ذریعہ اپنی دعاؤں کی مدد کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔

فرماتے ہیں: "رحمانیت تو بالکل عام تھی لیکن رحیمیت خاص انسانوں سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری مخلوق میں دعا، تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ اور قوت نہیں، یہ انسان ہی کو ملا ہے"۔

اب دیکھیں جانور جتنے بھی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے تو استفادہ کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے۔ کوئی دعاگو جانور اور غیر دعاگو جانور میں آپ جانوروں کو تقسیم نہیں کر سکتے کہ یہ شیر دعاگو تھا۔ یہ غیر دعاگو تھا۔ یہ بکری دعاگو تھی، یہ غیر دعاگو تھی۔ سب کے اوپر برابر رحمانیت ہے۔ پس فرمایا رحیمیت کا تقاضا ہے کہ انسان دعا بھی کرے اور تضرع بھی کرے اور اعمال صالحہ کا ملکہ بھی اس کو حاصل ہو۔ یہ قوت انسان ہی کو ملی ہے۔

"رحمانیت اور رحیمیت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیت دعا کو چاہتی ہے"۔ اب کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے کسی نے مانگی تھی خدا سے یہ کائنات!؟۔ تو رحمانیت اس وقت بھی عمل پیرا تھی جبکہ کوئی چیز وجود میں آئی ہی نہیں تھی۔

"اور یہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان، انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے"۔ (الحکم ۲۴/مئی ۱۹۰۳ء)۔ اب یہ مضمون ہے رحمانیت کا اس کو لفظ جمادات نے پوری طرح کھول دیا کہ جمادات جو بے روح چیزیں ہیں مادہ ہے یہ بھی تو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ اب مادہ کب اللہ سے مانگنے گیا تھا۔ تو ساری کائنات کو خدا نے اپنی رحمانیت سے پیدا فرمایا لیکن بخشنے کا جہاں تک تعلق ہے اور بار بار رحم کرنے کا تعلق ہے اس میں دعا کو ایک مقام حاصل ہے اور دعا ضروری ہے۔ میرا خیال ہے اب دو تین حوالے رہ گئے ہیں وہ پھر سہی۔

۞۞۞۞......۞۞۞......۞۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(۱) مجھے بھیجا گیا ہے تا مَیں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں"۔ (الحکم ۲۴/جون ۱۹۰۳ء)

(۲) خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا مَیں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہے"۔ (الحکم ۳۱/مئی ۱۹۰۰ء)

(تفسیر سورۃ الجمعہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۸ صفحہ ۱۳۱)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

طیّب فوڈز لندن

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر

اعلیٰ، معیاری کھانوں کا مناسب داموں انتظام کیا جاتا ہے

نیز گھریلو استعمال کے لئے فروزن سیخ / شامی کباب اور کاغذی سموسے بھی دستیاب ہیں

ہمارا نام اعلیٰ معیار کی ضمانت

TAYYAB FOODS LONDON

Tel: 020 8390 3862 + 079 3268 3203

احمدیہ مسلم جماعت بنگلہ دیش کے

جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کا بابرکت انعقاد

الحمد للہ کہ احمدیہ مسلم جماعت بنگلہ دیش کا ۷۷واں جلسہ سالانہ ۹، ۱۰ اور ۱۱ر فروری ۲۰۰۱ء کو منعقد ہو کر بخیرو خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس عظیم الشان جلسے میں سارے ملک سے تقریباً چار ہزار افراد نے شرکت کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے بھارت سے جناب محمد مشرق علی صاحب نے حصہ لیا جو مغربی بنگال، آسام اور بہار کی جماعت ہائے احمدیہ کے امیر ہیں۔

جلسہ کا افتتاح ۹ر فروری کو بعد از نماز جمعہ پونے تین بجے سہ پہر ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مختلف ممالک سے آمدہ مبارکبادی کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مولانا عبدالاوّل خان چوہدری مربی سلسلہ نے "اللہ تعالیٰ کا وجود اور اس کی صفات عالیہ" کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر مولانا امدادالرحمٰن صدیقی صاحب مربی سلسلہ نے "آنحضرتؐ کی رواداری" کے موضوع پر کی۔ اس سیشن کی صدارت نیشنل امیر مکرم الحاج میر محمد علی صاحب نے کی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۱۰ر فروری ۹ بجے صبح چٹاگانگ جماعت کے صدر جناب محمد مبشر الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر جناب محمد مطیع الرحمٰن صاحب نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر کا موضوع "مذہبی تعصب قبول حق کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے" تھا جو جناب ابوالکلام آزاد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش نے کی۔

تیسرا اجلاس سہ پہر پونے تین بجے ڈھاکہ جماعت کے امیر جناب افضل احمد خادم صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ پہلی تقریر حافظ سکندر علی صاحب نے "حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور احمدیہ جماعت" کے موضوع پر کی۔ بعدازاں مولانا بشیر الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے "اسلامی خلافت اور اس کے فیوض" کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر محترم احمد توفیق چودھری صاحب نے "تیسری ہزاری اور احمدیہ جماعت" کے موضوع پر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر مولانا احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ نے "ذکر حبیب سیرت المہدیؑ" کے موضوع پر کی۔ اسی سیشن میں ایک نواحمدی جناب عبدالرؤوف صاحب نے مختصراً بیان کیا کہ انہوں نے کن حالات میں احمدیت قبول کی۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس اتوار ۱۱ر فروری صبح ساڑھے نو بجے بنگلہ دیش قضا بورڈ کے صدر محترم محمد مصطفیٰ علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ پہلی تقریر "اقامۃ الصلوٰۃ" کے موضوع پر پروفیسر شاہ مستفیض الرحمٰن صاحب نے کی۔ دوسری تقریر کا موضوع تھا "اسلام کا اقتصادی نظام" جو ڈاکٹر طارق سیف الاسلام صاحب، نائب نیشنل امیر نے کی۔ تیسری تقریر "مالی قربانی اور نظام وصیت" کے موضوع پر جناب اے کے رضا الکریم صاحب نے کی۔ چوتھی تقریر کا موضوع تھا "وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں" اور مقرر تھے جناب محمد حبیب اللہ صاحب۔ پانچویں تقریر "مخالفت اور ہم" کے موضوع پر کھلنا جماعت کے صدر جناب شمس الرحمٰن صاحب نے کی اور آخر میں نواحمدی جناب عبدالخالق آف نالور نے اپنے قبول احمدیت کا پس منظر بیان کیا۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اور پانچواں اجلاس اتوار کو سہ پہر پونے تین بجے نیشنل امیر مکرم الحاج میر محمد علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ پہلی تقریر مکرم صالح احمد صاحب مربی سلسلہ نے "نئی صدی اور امام مہدیؑ" کے موضوع پر۔ دوسری تقریر محترم محمد مشرق علی صاحب نے "بھارت میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر اور آخر میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیرو خوبی اختتام کو پہنچا۔

اپنی آخری تقریر میں مکرم امیر صاحب نے ذکر کیا کہ بنگلہ دیش کے مختلف مقامات پر بنیاد پرست ملاں اور ان کے ہم خیال عناصر احمدیوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں جیسا کہ اسلام کے اولین زمانے میں دشمن مسلمانوں کو دکھ دیا کرتے تھے۔ یہ مظالم صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو مذہب کی روح سے خالی ہیں۔ ہم احمدیوں کا فرض ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ نے ان مظالم کے باوجود اپنے مذہبی فرائض انجام دئے ہم لوگ بھی ویسے ہی تکلیف دہ ماحول میں اپنے فرائض کو احسن طور پر انجام دیں۔ انہوں نے جماعت کو فتوے بازوں سے محتاط رہنے کی تلقین بھی کی اور اپیل کی کہ وہ مشکل حالات میں بھی صبر اور تحمل اور بھائی چارے کا مظاہرہ کریں اور ایسا نمونہ پیش کریں جسے دیکھ کر ہر شخص متاثر ہو۔

دنیا کے جنوب سے

آسٹریلیا کے ابتدائی قدیمی نقشوں کی نمائش

(مرسلہ: قمر داؤد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ میلبورن آسٹریلیا)

کئی صدیوں تک یورپین سیاح مل کر یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ وہ زمین کے جنوب میں واقع اس خطے کا نقشہ تیار کر سکیں جسے اب آسٹریلیا کہا جاتا ہے۔ آسٹریلیا کا سب سے پہلا نقشہ ۴۶۰ سال قبل ۱۵۴۰ء میں Basle یونیورسٹی کے عبرانی زبان کے پروفیسر Sebestian Munster نے تیار کیا تھا۔ ان کے بنائے ہوئے اس نقشہ میں اس جنوبی خطے کا (جسے ماضی میں Terra Austrais یعنی جنوبی خطہ کہا جاتا تھا۔ مغربی حصہ افریقہ کے قریب تک اور مشرقی حصہ جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ ملتا ہوا دکھایا گیا تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے اس جنوبی خطے کے خدوخال واضح ہوتے گئے اس کے مزید بہتر سے بہتر نقشے تیار ہونے لگے۔ اور بالآخر ماہر نقشہ سازوں (Cartographers) نے اسے موجودہ مروّجہ نقشہ کی شکل تک پہنچایا۔

آسٹریلیا کا ابتدائی نقشہ بنانے والوں میں ایک اور شخص Willem Blae کا نام بھی آتا ہے جس نے ۱۶۳۵ء میں ایمسٹرڈیم (ہالینڈ) میں انڈیا اور اس کے قریب کے جزائر کا نقشہ تیار کیا تھا۔ جس میں ہالینڈ ہی کے تین سیاحوں Willem Jansz، Dirck Hartog اور Gerrit Frederikszoon De Witt کی نئی دریافتوں کو بھی شامل کر کے دکھایا گیا تھا جبکہ ۱۶۴۱ء میں بنائے جانے والے دنیا کے نقشہ میں اس وقت کے نقشہ ساز Henricus Hondius نے اُس دور کے نئے دریافت شدہ علاقوں کے ساتھ آسٹریلیا کا خطہ بھی شامل کیا تھا۔ پھر بعدازاں ۱۷۴۴ء میں انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے ایمانویل بوئن (Emmanuel Bowen) نے دنیا کے جنوبی حصہ کا وہ پہلا نقشہ تیار کیا جس میں صرف آسٹریلیا کو دکھایا گیا تھا۔

یہ تمام نقشے اور اسی طرح کی آسٹریلیا سے متعلق نادر دستاویزات کی نمائش کا اہتمام انگلینڈ میں قائم کیمبرج یونیورسٹی کی لائبریری کے شعبہ نقشہ نے کیا ہے۔ یہ نمائش لائبریری کے نمائش سنٹر میں ۳ر اپریل سے ۱۵ر ستمبر تک جاری رہے گی۔

آسٹریلیا کے نقشوں کی یہ نمائش بتاتی ہے کہ ماضی میں یورپ کے نقشہ سازوں نے آسٹریلیا کو کس طرح دیکھا تھا۔ اس نمائش میں 135 اشیاء رکھی گئی ہیں جن میں نقشوں کے علاوہ Methew Flinders کا وہ خط بھی شامل ہے جو اس نے Joseph Banks کو ۱۸۰۴ء میں اس وقت لکھا تھا جب وہ ماریشس جزیرے میں فرانسیسیوں کی قید میں تھا۔ Methew Flinders (۱۷۷۴ء - ۱۸۱۴ء) انگلینڈ کا رہنے والا جہاز راں تھا۔ جس نے آسٹریلیا کے جنوب مشرقی ساحلوں کے نقشے بنائے تھے۔ دوسری بار یہ ۱۸۰۱ء میں آسٹریلیا آیا اور اس نے پورے آسٹریلیا کے گرد چکر لگایا۔ اسی سفر کا آغاز اس نے سڈنی کی پورٹ جیکسن سے ۲۲ر جولائی ۱۸۰۲ء کو کیا اور ۹ر جون ۱۸۰۳ء کو واپس اسی بندرگاہ پر پہنچا۔ یہاں سے انگلینڈ واپس جاتے ہوئے ماریشس پہنچا اور وہاں قید کر لیا گیا۔ اسی قید کے دوران لکھے گئے مذکورہ خط میں اس نے دنیا کے اس جنوبی خطے کا نام آسٹریلیا تجویز کیا تھا۔ اس سرزمین کو آسٹریلیا نام دینے کی یہ سب سے پہلی تجویز تھی۔

(ماخوذ از روزنامہ "The Age" میلبورن۔ ۲۹ر مارچ ۲۰۰۱ء صفحہ ۵)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کہیں اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔
پارکنگ، پیٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

"کینیڈا اور امریکہ کی بکنگ بھی جاری ہے"

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

بقیہ:عظیم الشان فتوحات روحانیہ پر مشتمل بابرکت دور از صفحہ نمبر ۴

تعالیٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور مَیں اس کی چاپ سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم! اس لئے آپ اپنے دل بدلیں خدا کی تقدیر فیصلہ کرچکی ہے کہ آپ کو غالب کرے"۔(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ء)

پھر آپ نے ان خطرات و مصائب سے جو لحظہ بہ لحظہ اور لمحہ بہ لمحہ جماعت کی طرف منہ کھولے بڑھ رہے تھے ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت کو ان سے اپنی ایک نظم میں آگاہ کیا اور ساتھ ہی ان کے نتیجے میں ظالموں پر جو خدا کا قہر نازل ہونے والا تھا اس کی بھی نشاندہی فرمادی۔ اور جماعت جن خدائی رحمتوں اور برکتوں کی وارث بننے والی تھی ان کی بھی وضاحت فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں ؎

"دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو وہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدہا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی
ہے تیرے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی
دیر اگر ہے تو اندھیر ہرگز نہیں قول" اُمْلِی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِی مَتِیْن"
سنت اللہ ہے لا جرم بالیقیں بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا۔ دو گھڑی دور دو تین پل جائے گی

پھر آپ نے غانا کے احمدی دوستوں کی درخواست پر ان کے سالانہ جلسہ کے لئے اپنے پیغام میں لکھا:

"مَیں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے مامن اور قلعہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ، وہ دن دور نہیں جب دنیا ﴿یَدْخُلُوْنَ فِی دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔ میری آنکھ اسلام کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے سارے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی"۔(بحوالہ تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۸۴ء)

اور لطف یہ ہے کہ اب جب اپریل ۱۹۸۴ء میں وہ اہم اور مشکل مرحلہ درپیش آگیا جب حکومت پاکستان نے آپ کو ایک مُلاں اسلم قریشی کے خود ساختہ اغوا اور افسانوی قتل کے الزام میں گرفتار اور قتل کرنے کا خوفناک منصوبہ بنایا تو آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "اَفِرُّ مَعَ اَھْلِی اِلَیْکَ "(تذکرہ صفحہ ۴۱۶) کی صداقت کا جلوہ عیاں کرتے ہوئے اور دل پر "داغ ہجرت" کا صدمہ اٹھائے ہوئے اپنے اہل وعیال سمیت لندن تشریف لے گئے جہاں سے آپ نے جماعت کو جو پیغام بھیجا وہ حقیقت میں ایک عظیم نوید فتح و مسرت تھی جس میں آپ نے رقم فرمایا:

"وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم! وہ دن دور نہیں کہ جب رحمت باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگالے گی۔ اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی الفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی ہوئی روحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سلجھائے گی اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی"۔

ہاں ہاں! اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی کہ اے میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر تم بہت روئے۔ اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کرلو۔ دیکھو! مَیں تمہیں کہتا ہوں۔ ہاں ہاں! میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اداس ہوگئے اور مسکراہٹیں لٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اٹھاؤ اور دیکھو کہ مَیں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا اور تمہیں مسکرانا ہوگا۔ میری خاطر (ہاں) میرے بندو! میری خاطر"۔

"غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آگیا۔ اٹھو! اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو! کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا اور ہر دکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا"۔

پھر فرماتے ہیں:

" ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ میرا ایمان غیر متزلزل ہے اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں"۔(پیغام مرقومہ ۲؍مئی ۱۹۸۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ محبت بھرا ولولہ انگیز پیغام ہے جو حقیقت میں جماعت احمدیہ کے لئے نوید فتح و مسرت تھا جس سے ان کے افسردہ دلوں کے غنچے ان دنوں کھلکھلا اٹھے تھے جب آپ کی ہجرت کی وجہ سے وہ انتہائی مغموم وپریشان تھے اور یہاں کا ظالم و سفاک حکمران احمدیت کو کینسر کہہ کر اس کو جڑوں سے اکھاڑنے کے درپے تھا۔ اور آئے دن احمدی اس کے ظلم و ستم کی بھینٹ چڑھ رہے تھے اور ان میں سے کئی اپنے خون کی سرخ قبا پہنے زمین کو لالہ رنگ بنا چکے تھے۔ اور ہزاروں جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پابند سلاسل سختیاں سہہ رہے تھے۔ چنانچہ یہی وہ انتہائی خوفناک اور لرزہ براندام دن تھے جب آپ نے یکم جون ۱۹۸۴ء کو اسے للکار کر کہا کہ:

"اس جماعت کو دنیا کی کون سی طاقت مار سکتی ہے۔ بڑا ہی جاہل ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ مَیں اٹھا ہوں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ بڑے بڑے پہلے آئے۔ بڑے بڑے ہم نے پہلے دیکھے ہیں۔ آئے اور نیست و نابود ہوگئے۔ ان کے نشان بھی مٹ گئے لیکن ان غریبوں کی قربانیوں کو خدا نے قبول فرمایا اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی۔ اور جنہوں نے اپنے گھر خدا کے لئے خالی کئے ان پر اتنی برکتیں نازل فرمائیں کہ آج ان کی اولادیں بھی ان نیکیوں کا پھل کھا رہی ہیں اور وہ ختم نہیں ہو رہا"۔

پھر فرمایا:

"مَیں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہمیشہ دشمن کو اس کی مخالفت اس کی توقع سے بہت زیادہ مہنگی پڑی ہے یہ مخالفت بھی بہت مہنگی پڑے گی۔ اتنی مہنگی پڑے گی، اتنی مہنگی پڑے گی کہ نسلیں پچھتائیں گی جو دشمن رہیں گے۔ اور آپ کی نسلیں دعائیں دیں گی ایک وقت آکر ان لوگوں کو جن کی بے حیائی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اتنے فضل ہمارے اوپر فرمائے"۔

پھر فرمایا:

"جس خدا کی یہ اٹل تقدیر جماعت احمدیہ نے دیکھی ہو اور ہر دکھ اور ہر تکلیف کو جو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو، اس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے؟ اس کو شکست کون دے سکتا ہے؟ اس لئے لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی اور لازماً آپ جیتیں گے جن کو آج کمزور سمجھ کر جو ظالم اٹھتا ہے اس پر ظلم شروع کردیتا ہے مگر تقدیر الٰہی نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑنا۔ کبھی ہمت نہ ہاریں۔ ہمیشہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اس راہ پر قائم رہیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر اپنا فضل فرماتا ہے"۔

پھر اپنے محبوب خدا کے آستانہ پر دست بدعا ہو کر عرض کرتے ہیں ؎

ہم نہ ہونگے تو ہمیں کیا کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
چھین لے ان سے زمانے کی عناں مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں کیا کم اوقات زمانے والے

اور پھر جب بارگاہ الوہیت میں وہ دعا شرف قبولیت پالیتی ہے تو بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎

سن رہا ہوں قدم مالک تقدیر کی چاپ
آرہے ہیں میری بگڑی کے بنانے والے

اور پھر اپنا رخ بدل کر اپنے دشمنوں سے مخاطب ہوتے ہیں ؎

کرو تیاری بس آئی تمہاری باری
یونہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری
ہاں! مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری"

اور سب سے آخر پر ۲؍اگست ۱۹۸۵ء کو فرماتے ہیں:

"جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے خدا ان کو ضرور پکڑے گا لیکن ہزار برس بعد نہیں بلکہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ ہوگا۔ اس لئے بے صبری کرکے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں، اس لطف کو خراب نہ کرو جو صبر کے نتیجہ میں اور اللہ کی نصرت کے یکدم آنے کے نتیجہ میں حاصل ہوگا۔ ابھی سے خدا سے شکوے اور بے قراری ظاہر کردی تو جب خدا کی طرف سے مدد آئے گی تو اس کا مزا کرکرا ہو جائے گا۔ اللہ کی تقدیر نہیں ٹلتی۔ تم ہوگے، تم زندہ ہوگے اور یہ مخالفین بھی تمہارے سامنے ہوں گے جب تم اللہ کی مدد نازل ہوتے دیکھو گے۔ تم اپنی آنکھوں سے اللہ کی شان دیکھو گے۔ اس لئے اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ چھوٹے چھوٹے سوالات کرکے اللہ کی تقدیر سے شکوے کرنے شروع کردیں"۔

(ضمیمہ تحریک جدید اگست ۱۹۸۵ء)

اور ہم سب زندہ گواہ ہیں کہ جیسا ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے فرمایا ویسا ہی دشمنوں کے ساتھ ہوتے دیکھا۔ بلکہ اب بھی ہر روز ویسا ہی ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

پھر جب اس ظالم و سفاک حکمران نے مختلف ممالک میں احمدیت دشمن علماء کو جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرنے اور احمدیوں کو گالیاں دلوانے کے لئے بھیجا تو ان کی خلافِ احمدیت

Microsoft certified professional IT training Center
Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359
E-mail:Khalid @t-online.de and profiit.it.tranicenter @ online.de
Website:WWW profittraining.de and www.profi-it-traniingcenter.itgo.com
For Summerprogramme last registration date 30-06.2001
Note: Our all courses will be offered in English
MCSC:Microsoft Certified System Engneer Update for NT.4
MCSE: Microsoft Certified System Engneer Windows 2000 Professional
MCBDA: Microsoft Databank Administrator
CCNA: Cisco Certified Network Associate
CCNP: Cisco Certified Network Professional
Oracle 8i (BDA) Oracle Databank Administrator
Oracle Professional Developer

سرگرمیوں کا جو نتیجہ برآمد ہوا حضور اس کے متعلق ۲۶؍جولائی ۱۹۸۵ء کو فرماتے ہیں:

"ان حرکتوں سے اب جماعت احمدیہ کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ برطانیہ وغیرہ ممالک کے لوگ ان کی تقریریں سن کر جستجو کے رنگ میں احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں"۔

پھر فرماتے ہیں:

"ترکی اور یوگوسلاویہ وغیرہ میں بھی احمدیت کے بارے میں بیداری پیدا ہو رہی ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:

"اہل عرب میں احمدیت کے بارے میں حیرت انگیز توجہ پیدا ہوئی ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:

"اسی طرح بعض ایسی قومیں اور طبقات...... جن تک ہمارا پیغام ابھی نہیں پہنچا تھا وہاں بھی اب توجہ پیدا ہو رہی ہے"۔ (ضمیمہ خالد اگست ۱۹۸۵ء)

پھر آپ نے ۱۹۸۴ء کے فتنہ کی بانی مبانی مجلس احرار کے بدانجام اور جماعت کی ترقی و غلبہ کی بابت مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۶ء پر جماعت احمدیہ کو یہ نوید مسرت سنائی:

"اس دفعہ بھی احرار کا دور ہے عملاً۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ "سوان سانگ" (Swan Song) ہے۔ موت سے پہلے بطخ کا گانا۔ یہ انگریزی محاورہ ہے کہ وہ جب مرنے کے قریب ہوتی ہے تو ایک آخری بلند آواز میں بڑے اونچے گانے گاتی ہے اور اس کے بعد جان دے دیتی ہے۔ تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ احرار کا "سوان سانگ" ہے۔ بظاہر یہ احمدیت کی موت کے ترانے گا رہے ہیں۔ احمدیت (کوئی ایسی) آواز نہیں جو ان کے پیروں تلے دب جائے۔ احمدیت کی صف لپیٹنے والا کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا۔ نہ آج ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ یہ وہم و گمان اگر کسی جماعت کے دل میں گزر رہا ہے تو پاگل کی بڑ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ جس طرح اُس احرار موومنٹ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضلوں کی بارشیں برسائیں میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ اِس احرار موومنٹ کے نتیجے میں جو عظیم الشان رحمتیں اللہ تعالیٰ کی اس جماعت پر نازل ہونگی، جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے"۔

پھر فرمایا:

"آج جس جماعت کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر ابھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا خیال بھی کر سکیں گے"۔

پھر آپ نے ۱۰؍اکتوبر ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں جنرل ضیاء الحق کے مخالف احمدیت علماء کی ناکامی کے بارہ میں فرمایا:

"جو کینیڈا میں جماعتی ترقی کو روکنے گئے تھے وہ ناکام و نامراد ہو کر جماعت کی ترقی کے دروازے کھول آئے ہیں۔ کینیڈین سوسائٹی نے ان کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہ جماعت کے لئے شاندار کامیابی ہے"۔ (ضمیمہ مصباح اکتوبر ۱۹۸۶ء)

پھر حضور نے اس سلسلہ میں جماعت کی بعض اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"نئے سال میں اللہ تعالیٰ نے برازیل میں مقامی پھل عطا فرمایا اور ایک تعلیم یافتہ خاتون اور بعض نوجوان بھی احمدیت میں داخل ہوئے"۔

(ضمیمہ مصباح فروری ۱۹۸۷ء)

پھر ۱۰؍اپریل کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"گزشتہ پیر کے دن (دوشنبہ کے دن) صبح ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف خوشی کی خبریں ملنی شروع ہوئیں۔ خدا تعالیٰ نے چھوٹی بھی اور بڑی بھی خوشخبریاں دیں۔ مثلاً یوگوسلاویہ میں اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے خدا کے فضل کے ساتھ کامیاب دعوت الی اللہ ہوتی رہی ہے اور لوگ احمدی ہوئے ہیں لیکن وہ سب البانین قوم سے تعلق رکھنے والے تھے اور سربو کروشن جو وہاں کی بڑی قوم ہے...... ان میں کوئی احمدی نہیں ہوا تھا۔ تو اس کا سامان بھی اللہ نے فرمادیا۔ چنانچہ پیر کے روز یہ خوشخبری ملی کہ وہاں ایک کیتھولک عیسائی نے جن کا پادریوں کے ساتھ تعلق تھا بیعت کرلی ہے۔ اور چونکہ وہ اپنی قوم میں سے جو کہ ایک بہت بڑی اور اہم قوم ہے پہلے احمدی ہیں اس لئے ایک تاریخی نوعیت کی خوشخبری ہے"۔

"دوسری اس قسم کی خوشخبری آئس لینڈ سے ملی ہے۔ گلاسگو میں آئس لینڈ کے ایک طالب علم پی ایچ ڈی کرنے آئے...... انہوں نے ہمیں خط لکھا جو پیر کے دن ہمیں ملا جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ میں نے خوب تحقیق کے بعد احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے اور مجھ سے فوری طور پر رابطہ کیا جائے...... اب وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں...... (اللہ تعالیٰ نے) آئس لینڈ میں پہلا احمدیت کا پھل عطا فرمایا ہے"۔

(ضمیمہ مصباح، اپریل ۱۹۸۷ء)

پھر فرماتے ہیں:

"پیر کے روز ہمارے بہت ہی اہم کمپیوٹرائزڈ جدید پریس کا لندن میں افتتاح ہوا جس کا بڑی دیر سے جماعت سے وعدہ کر رہا تھا۔ اور جماعت نے اس کے لئے مالی قربانی بھی دی۔ اس کے کمپیوٹر سیکشن کا پیر کے روز افتتاح ہوا اور یہ خبر چھوٹی نہیں بلکہ اس کے دوررس نتائج ظاہر ہونگے"۔

"اس کے علاوہ ایک اور خوشی کی خبر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے نائجیریا سے ایک ایسے چیف کی بیعت کی اطلاع ملی ہے جو بڑی مخالف قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور جس کے ماتحت چالیس چیفس کام کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مزید دو چیفس نے بھی بیعت کی ہے جن کے ماتحت بھی چالیس چالیس چیفس ہیں۔ یہ اطلاع بھی دوشنبہ (پیر) کے دن ہی ملی۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کا یہ الہام ہے، "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" وہ آج ایک دفعہ پھر پورا ہو گیا"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک الہام ہے "Friday the tenth" یہ الہام کئی بار اپنی صداقت کا جلوہ دکھا چکا ہے۔ اس کے ایک اور جلوہ کی بابت حضور فرماتے ہیں:

"جمعرات کا سورج غروب ہونے کے بعد ایک بہت بڑے مسلمان راہنما جن کا کروڑہا مسلمان احترام کرتے ہیں اور وہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں ...... ان سے ملاقات ہوئی جن پر جماعت کا بہت اچھا اثر پڑا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقعہ دیا۔ دوسرا بڑا معنی خیز فقرہ انہوں نے کہا...... ایک لمبے عرصہ سے میں دینی تاریخ کا مطالعہ کر رہا تھا ...... اور مَیں نے ہر طرف نظر دوڑائی اور خوب چھان پھٹک کی، خوب تلاش کی لیکن جس چیز کی تلاش تھی وہ مجھے ملی نہیں۔ آج وہ مل گئی ہے۔ اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ بھی وہ خوشخبری تھی جو خدا نے پیر کے دن میرے دل میں ڈالی کہ "Friday the tenth" کی پیش خبریوں کی رو سے خدا تعالیٰ احمدیت کی ترقی کے انشاء اللہ نئے نئے سامان کھولنے لگا ہے"۔

پھر فرمایا:

"معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی تقدیر بڑی تیزی سے جماعت احمدیہ کو اس عظیم عالمی انقلاب کی طرف لے جا رہی ہے جس کا لانا ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں ہے۔ مگر خدا کی تقدیر کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور نئی صدی میں داخل ہونے سے پہلے خدا جماعت پر ترقیات کے عظیم الشان دروازے کھولنا چاہتا ہے"۔

(ضمیمہ مصباح، اپریل ۱۹۸۷ء)

پھر جماعت احمدیہ کی ۶۸ویں مجلس مشاورت کے پیغام میں فرمایا:

"آپ لوگ آج کل اصحاب کہف سے گزر رہے ہیں ...... حالات کیسے ہی ہوں، ایک لحہ کے لئے بھی شک میں مبتلا نہ ہوں۔ خدا اس رات کا سینہ پھاڑ کر اس میں سے آپ کے لئے نور کے سوتے جاری کر دے گا۔ آپ مغلوب رہنے کے لئے نہیں غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن آپ کے غلبہ کا راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے کہیں ﴿ رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ کہ اے خدا! مَیں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد کر۔ آپ کی طاقت کا سارا بھید اس دعا میں پوشیدہ ہے۔ اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ فتح یقیناً آپ کا ہی مقدر ہے"۔

(ضمیمہ تحریک جدید اپریل ۱۹۸۷ء)

پھر ۱۱؍دسمبر ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"غلبہ اور سلطان دلیلوں کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے اس کے بغیر سلطانیاں چھین لی جاتی ہیں اور سلطانوں کو فقیر بنا دیا جاتا ہے۔ وہ صرف دنیا کی طاقت کے بل بوتے پر خدا والوں کو مغلوب کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا یہ کبر جاتا رہے گا۔ ان کی ساری طاقتیں چھین لی جائیں گی اور اگر وہ خدا کی جماعت کی مخالفت کے نتیجہ میں دنیا کی کوئی بڑائی حاصل کرنا چاہیں گے تو وہ دنیا میں ذلیل و رسوا اور نہتے کر دئے جائیں گے"۔

(ضمیمہ مصباح دسمبر ۱۹۸۷ء)

خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ دنیا کے کتنے سلطان ہیں جن کی احمدیت دشمنی میں "سلطانیاں" اب تک چھینی جا چکی ہیں اور وہ بھی ہیں جو اب بھی "دنیا میں ذلیل و رسوا اور نہتے" پھر رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف مغربی افریقہ کے وہ دو بادشاہ بھی ہیں جن کو ۱۹۸۷ء میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خدا نے توفیق بخشی اور حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۷ء کی مبارک تقریب میں ان کو سٹیج پر بلا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کپڑوں کا تبرک عنایت فرمایا جس کو انہوں نے بصد مسرت و اطمینان قبول کیا۔

(اخبار بدر قادیان جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۹۱ء)

۱۹۸۴ء کے بعد سے جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی کی جو نئی رفتاریں قائم ہوئی ہیں اور تمام عالم میں قبول احمدیت کے حق میں فرشتوں نے آسمان سے جو تائیدی ہوائیں چلائیں ان سب کا تذکرہ اس مختصر سے مضمون میں تو نہیں کیا جا سکتا۔ احباب جماعت عالمگیر ان سے خوب آگاہ ہیں اور ہر روز ان الٰہی افضال کے نزول کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ الفضل انٹرنیشنل میں بھی ان کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ انشاء اللہ مزید بھی اس موضوع پر مضامین ہدیۂ قارئین کئے جاتے رہیں گے۔ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور تمام مقاصد دینیہ میں عظیم الشان کامیابیوں کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور نظام خلافت کے ساتھ مخلصانہ اور باوفا مستحکم تعلق کے ذریعہ اس کی برکات کا فیض نہ صرف خود حاصل کریں بلکہ اسے ہر طرف دنیا بھر میں پھیلاتے چلے جائیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم . اَللّٰهُمَّ زِدْ وَبَارِكْ (مدیر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

ناروے کے طول و عرض میں
پیغام اسلام و احمدیت کی اشاعت

(رپورٹ: فواد محمود خان - سیکرٹری تبلیغ ناروے)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر منعقدہ عالمی مجلس شوریٰ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰۰۱ء میں دنیا کی آبادی کے کم از کم 1/10 حصہ تک بذریعہ لٹریچر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ارشاد فرمایا تھا۔

اسی سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نے اسی وقت سے پلاننگ شروع کردی اور جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے مندرجہ ذیل منصوبہ برائے منظوری پیش کیا گیا:

(۱)...... کتاب "مسیح ہندوستان میں" اور "عیسائیت کا سفر حقیقت سے افسانہ تک" کے تراجم نارویجین میں کروا کر تقسیم کئے جائیں۔

(۲)...... نئی صدی کے حوالہ سے مکرم نور احمد بولستاد صاحب کی نارویجین تقریر "۲۰۰۰ء اور مسیحا" کا پمفلٹ تیار کیا جائے۔

(۳)...... یہ کتب اور پمفلٹ ناروے کی تمام لائبریریوں اور سکولوں کو بھجوائی جائیں۔

(۴)...... ان کتب کے ٹی وی پروگرام بنائے جائیں جو کہ ٹی وی اسلام احمدیہ ناروے اور ایم ٹی اے پر نشر کئے جائیں۔

(۵)...... اسی طرح ان کتب کے ریڈیو پروگرام بناکر ریڈیو اسلام احمدیہ ناروے پر نشر کئے جائیں۔

(۶)...... ناروے کے لوکل ٹی وی اسٹیشنوں سے رابطہ کیا جائے اور یہ پروگرام ان ٹی وی سٹیشنوں پر نشر کروائے جائیں۔

(۷)...... نئی صدی کے حوالہ سے پمفلٹ "۲۰۰۰ء اور مسیحا" سارے ملک کے اخبارات سے رابطہ کر کے ان میں شائع کروایا جائے۔

(۸)...... پورے ملک میں جہاں ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ پیغام نہ پہنچ سکے وہاں جماعتی وفود بھجوا کر گھر گھر لٹریچر تقسیم کیا جائے۔

(۹)...... مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ذریعے تمام بڑے شہروں میں تبلیغی سیمینار منعقد کئے جائیں اور کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا جائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسے منظور فرماتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکت دے اور موثر رنگ میں اسے عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے اس کے نہایت شیریں اور دائمی پھل عطا فرمائے"۔

خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس منصوبہ پر کام شروع کردیا گیا۔

کتاب "مسیح ہندوستان میں" اور "عیسائیت کا سفر حقیقت سے افسانہ تک" کے نارویجین تراجم کروا کر شعبہ اشاعت لندن سے طبع کروائے گئے۔ اسی طرح نئی صدی کے حوالہ سے نارویجین زبان میں پمفلٹ تیار کیا گیا۔

پمفلٹ کی اشاعت کا اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں انتظام فرمایا۔ پیارے آقا کا ارشاد تھا کہ "اسے کثرت سے شائع اور تقسیم کروایا جائے"۔ اس کے لئے مکرم امیر صاحب نے مختلف پریس والوں سے رابطے کئے۔ اسے ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کروانے کے لئے کم از کم دس لاکھ کرونر درکار تھے۔ بالآخر ایک دوست سے جو ہمارا رسالہ طبع کرتے ہیں ان سے رابطہ کیا گیا کہ ہم یہ پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہمیں بہت سستا چھاپ دیں گے مگر اس کے لئے انہیں ایک ہفتہ کی مہلت چاہئے پھر وہ بتائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہفتہ بعد بتایا کہ وہ ایک لاکھ کی تعداد میں ہمیں تقریباً ۸۰ ہزار کرونر میں چھاپ دیں گے لیکن اس کے لئے انہیں ۲۵ ہزار کرونر ایڈوانس چاہئیں۔ ہمیں ان کی اس بات کا بالکل یقین نہ آیا کہ اتنا سستا کس طرح چھاپ سکتے ہیں جبکہ ایک فوٹو کاپی ایک کرونر کی ہوتی ہے اور پندرہ صفحے کا پمفلٹ ایک کرونر سے بھی کم قیمت کا کس طرح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب انہیں صاف کہہ دیا کہ ہمیں آپ کی پیشکش کا بالکل یقین نہیں اور ۲۵ ہزار ایڈوانس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر آپ اتنی رقم میں ایک لاکھ چھاپ دیں تو ہم اس کے بدلے میں ادائیگی اسی وقت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں جدید ترین پریس پر اعلیٰ کوالٹی کے کاغذ پر حسب وعدہ ایک لاکھ کی تعداد میں چھاپ دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ یہ پمفلٹ تقسیم کرنے کے بعد انہی سے ایک لاکھ مزید چھپوایا گیا اور تقسیم کیا گیا۔

تقسیم لٹریچر

پروگرام کے مطابق ناروے کی تمام لائبریریوں میں جن کی تعداد ۱۱۲۴ ہے کتاب "مسیح ہندوستان میں"، "عیسائیت حقیقت سے افسانہ تک" اور اسلام کا تعارف اور نئی صدی کے حوالہ سے پمفلٹ بذریعہ پوسٹ بھجوائے گئے۔ اس کام کے لئے مکرم طیب کریم صاحب (نواحمدی) مکرم محمد ارشد صاحب، مکرم محمد اشرف صاحب، مکرم تنویر احمد تحسین صاحب، عزیزم طارق محمود قریشی، انصر محمود قریشی، عزیزان فرخ جواد خان اور محمد محسن قریشی نے بے حد تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے۔

لائبریریوں میں سے بعض کے شکریہ کے خطوط بھی موصول ہوئے۔ ایک لائبریری میں کام کرنے والے کا ذاتی خط بھی موصول ہوا جس میں اس نے ذاتی مطالعہ کے لئے کتب کا ایک سیٹ بھی مانگا کہ اس کو بھیج دیا گیا۔

ان کتب اور پمفلٹ کے ٹی وی پروگرام بھی تیار کئے گئے جو کہ ٹی وی اسلام احمدیہ ناروے اور ایم ٹی اے پر نشر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ان کتب کے ریڈیو پروگرام ریڈیو اسلام احمدیہ ناروے پر نشر ہو رہے ہیں۔

ریڈیو اسلام احمدیہ اور ٹی وی اسلام احمدیہ ناروے کی نشریات اوسلو اور اس کے گردو نواح میں ۹ لاکھ کی آبادی تک دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے لوگ پروگرام دیکھنے کے بعد ٹیلیفون کرکے کتاب "مسیح ہندوستان میں" حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں جو کہ انہیں بذریعہ ڈاک فوراً بھیج دی جاتی ہے۔

نئی صدی کے حوالہ سے پمفلٹ "مسیحا اور بدلتی ہوئی صدی" کی تقسیم اس طرح شروع کی گئی کہ جہاں ہمارے ریڈیو اور ٹی وی کی رسائی نہیں ان مقامات پر پہلے پہنچایا جائے۔

چنانچہ اس مقصد کے لئے

☆...... سب سے پہلا وفد ناروے کے انتہائی شمالی صوبے Finmark کے لئے روانہ ہوا۔ اس صوبہ میں دنیا کا آخری کنارہ North Cape ہے جو اوسلو سے ۲۲۱۹ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس وفد میں مکرم محمد اعجاز قریشی صاحب، مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب اور مکرم خالد محمود خلیل صاحب نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اس صوبے Finmark کی کل آبادی تقریباً ۱۲۴۰۰۰ ہے۔ اس وفد کو اس صوبے کی چھ کمیونوں Alta-Porsanger، Hammerfest، North Cape، Sor Varanger اور Karasjok میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ ۱۶۰۰۰ کی تعداد میں پمفلٹ گھر گھر جاکر تقسیم کیا گیا۔

روانگی سے دو ہفتہ قبل Finmark کی تمام اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کو بذریعہ فیکس Press Melding ارسال کی گئیں۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر ان سے رابطہ کیا گیا اور اس صوبے کی سب سے بڑی اخبار Finmark Dagbladet جو کہ ۱۲۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتی ہے میں "مسیح آچکا" کے عنوان سے جماعت کے بارہ میں تفصیلی انٹرویو تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس اخبار کے جرنلسٹ کے یہ الفاظ تھے کہ "شکر ہے کہ ہمیں بھی کوئی اسلام کے بارہ میں بتانے آیا"۔ اس کو قرآن کریم نارویجین کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ نارویجین لٹریچر بھی۔

دوسری اخبار Sorvangen Avis (جو کہ اس علاقہ کی تیسری بڑی اخبار ہے) ۳۵۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ اس میں "مسیح موعود کے متعلق پیغام لائے ہیں" کے عنوان سے جماعت کے بارہ میں تفصیلی انٹرویو تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔

تیسری اخبار Fandamantal جو کہ صرف Internet Megasin کی صورت میں اوسلو سے شائع ہوتی ہے جماعت کا تعارف تفصیل کے ساتھ مع تصویر ایک ہفتہ تک انٹرنیٹ پر موجود رہا۔ (اس اخبار سے رابطہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ Finmark Bladet اخبار جو اوسلو میں آتا ہے میں شائع شدہ مضمون "مسیح آچکا ہے" کو پڑھ کر Fandamental اخبار کے جرنلسٹ نے اس وفد سے فون پر رابطہ کیا اور پروگرام پوچھا اور خواہش ظاہر کی کہ باقی دن وہ خود Finmark آکر وفد کے ساتھ سفر کرکے مضمون شائع کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ وہ خود اوسلو سے بذریعہ ہوائی جہاز اس وفد کے ساتھ آخری دن شامل ہوئی)۔ نیز تین سکولوں میں بھی قرآن پاک اور لٹریچر تحفۃً پیش کیا۔ ایک سکول کے پرنسپل کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو بے اختیار اس کے الفاظ تھے کہ یہ عیسیٰ سے ملتے ہیں۔

اس صوبہ میں سامسک قوم آباد ہے۔ ان سے بھی وفد نے رابطہ کیا اور انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا صد سالہ جوبلی پیغام سامسک زبان میں دو ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا۔ وہاں کی سامی پارلیمنٹ کے اسپیکر سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے پارلیمنٹ کے ۱۷ ممبران کے لئے لٹریچر لیا اور کہا کہ میں خود ان تک پہنچاؤں گی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ وفد اس علاقہ میں چھ دن دعوت الی اللہ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان رابطوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

☆...... ہمارا دوسرا وفد خدا تعالیٰ کے فضل سے Telemark کے صوبہ میں گیا۔ اس وفد میں مکرم محمد باسط قریشی صاحب، نصیر احمد بٹ صاحب اور مکرم جاوید اقبال صاحب شامل تھے۔ مکرم طاہر محمود صاحب نے اس تبلیغی دورہ کے لئے اپنی کار پیش کی۔ اس علاقہ میں مکرم ڈاکٹر رضوان احمد صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب رہتے ہیں انہوں نے وفد کے ساتھ بے حد تعاون کیا۔ مکرم نعیم احمد صاحب نے اپنی کار بھی پیش کی اور اس علاقہ میں گھر گھر جاکر ۱۵۰۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔

اس علاقہ کے اخبار Verden سے رابطہ کیا گیا جنہوں نے تعاون کرتے ہوئے جماعت کے بارہ میں تفصیلی انٹرویو مع تصویر شائع کیا۔ یہ اخبار ۷۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور اس علاقہ میں ۲۰۷۱۴ گھر ہیں۔ اس کے بعد اسی صوبہ کے اخبار K.V. سے رابطہ کیا گیا اور اس اخبار نے بھی جماعت کا تفصیلی تعارف مع تصویر شائع کیا۔ یہ اخبار ۶۰۰۰

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ وفد مسلسل دو ہفتے اس علاقہ میں دعوت الی اللہ کرنے کے بعد واپس آیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

☆......ایک اور وفد Rogaland صوبہ میں گیا جس میں مکرم محمد باسط قریشی صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب شامل تھے اور وہاں پر ۳۰۰۰ کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ پریس سے بھی رابطہ کیا اور وہاں کی بڑی اخبار Aften Bladet نے تعاون کرتے ہوئے جماعت کا تفصیلی تعارف مع تصویر "اسلام کا پیغام پھیلا رہے ہیں" کے عنوان سے شائع کیا۔ یہ اخبار ۳۴۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔

☆......مکرم محمد باسط قریشی صاحب نے ناروے کے دو بڑے شہروں Bergen اور Trondheim کا دورہ کیا اور پریس سے رابطہ کیا اور انہیں لٹریچر دیا۔

☆......Kristiansand ناروے کا ایک مشہور شہر ہے جو کہ صوبہ Aust-Agder میں واقع ہے اور اوسلو سے تقریباً ۳۲۵ کلو میٹر دور ہے۔ یہاں پر مقامی جماعت قائم ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی جماعت کے احباب نے گھر گھر جا کر ۱۳۰۰۰ کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے۔

☆......ناروے کے ایسے دور دراز علاقے جہاں پر جانا مشکل تھا وہاں لٹریچر بذریعہ پوسٹ بھجوایا گیا۔ ناروے میں پوسٹ والوں کی ایک بہت سستی سروس ہے جس کے تحت بغیر ایڈریس کے پمفلٹ بھجوایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ چنانچہ ایسے احباب جن کی خواہش تھی کہ وہ بھی دور دراز علاقوں میں جا کر دعوت الی اللہ کریں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے نہیں جا سکتے تھے انہوں نے اس سروس سے فائدہ اٹھایا اور اپنی طرف سے جماعت کے معین کردہ علاقوں میں اپنے خرچ پر لٹریچر بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اس سروس کے تحت جماعت کی طرف سے بھی بعض علاقوں میں پمفلٹ بھجوایا گیا۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک دو لاکھ دس ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں سے پمفلٹ شکریہ کے ساتھ واپس بھی موصول ہوا جن کی تعداد صرف ۱۰ ہے۔ ان میں سے ایک صاحب نے پمفلٹ کے دو ٹکڑے کر کے لفافے میں بند کر کے واپس پوسٹ کیا اور لکھا

Money Matters

Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans,Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repaymants on mortgage or any other loan secured on it

کہ میں اس سے متفق نہیں ہوں۔ کرسچین سانڈ جماعت کے علاوہ اوسلو کے دور دراز بعض چھوٹے چھوٹے مقامات پر بھی جہاں احمدی رہائش پذیر ہیں ان کو یہاں سے لٹریچر بذریعہ پوسٹ روانہ کیا گیا۔ اور ان احباب نے اپنے اپنے علاقوں میں یہ پمفلٹ گھروں میں تقسیم کئے۔ ان میں مکرم صلاح الدین صاحب Bodo، مکرم آفتاب فرید صاحب Sandnes، مکرم جمیل احمد خان صاحب Bomlo ، مکرم مجیب احمد خان صاحب Ron، مکرم ناصر اسلام صاحب Heimdal، مکرم سرفراز خان صاحب Straume، مکرم محمد اعجاز صاحب Melbu، مکرم چوہدری منیر احمد صاحب Fetsund شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆......اسی طرح اوسلو ہزار سالہ جشن کے موقع پر سٹی کونسل ہال میں جماعت کی طرف سے سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے "مسیحا اور بدلتی ہوئی صدی" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ سیمینار بہت کامیاب رہا۔ کثرت سے لوگ ہمارے سٹال پر آئے اور کتب حاصل کیں۔

ناروے کی کل آبادی ۴۴ لاکھ ۷۱ ہزار ۵۹۹ ہے اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱ لاکھ ۱۰ ہزار افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی سعادت ملی ہے الحمد للہ علی ذلک۔

اس سارے کام کی نگرانی مکرم و محترم مبشر احمد صاحب طارق امیر جماعت ناروے نے خود فرمائی اور دن رات نہایت محنت سے یہ کام ہوا۔ مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب صدر مجلس انصار اللہ ناروے اور مکرم اطہر محمود قریشی صاحب جنرل سیکرٹری اور احباب جماعت نے مثالی تعاون کرتے ہوئے اس مبارک کام میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول کرتے ہوئے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور سارا ناروے جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آجائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

مختلف اخبارات میں شائع شدہ خبریں

(۱) اخبار K.V. نے جس کی تعداد اشاعت ۶۰۰۰ ہے، ۱۴ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں یہ سرخی لگائی۔

"اسلام کے متعلق معلومات"

بہت سے نئے آنے والے غیر ملکی باشندوں کا مذہب ہمارے سے مختلف ہے۔ ان دنوں بہت سے گھروں میں اسلام کے بارہ میں معلومات پہنچائی جا رہی ہیں اور یہ کام جماعت احمدیہ کا ایک وفد انجام دے رہا ہے جس میں نصیر احمد، نعیم احمد اور محمد باسط شامل ہیں۔

جو کتابچہ وہ تقسیم کر رہے ہیں اس کا عنوان "مسیح اور بدلتی ہوئی صدی ہے"۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام ناروے میں یہ پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ اکثر مذاہب ایک مسیح کا انتظار کر رہے ہیں مگر احمدی مسلمانوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود ہیں اور آپ ۱۸۳۵ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک قادیان انڈیا میں رہے۔

---

(۲) اخبار Varden نے جس کی تعداد اشاعت ۱۷۰۰۰ ہے، ۲۸ر نومبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں یوں خبر دی۔

"مسیح ۱۱۱ سال پہلے آچکا"

حضرت مرزا غلام احمد بطور مسیح موعود ہندوستان میں پیدا ہوئے اور آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی۔

محمد باسط اور ان کے ساتھیوں نے ۱۵۰۰۰ کتابچے Telemark کے پوسٹ بکسوں میں ڈالے۔ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو بہت تیزی سے ترقی پذیر ہے اور امسال ۴ کروڑ انسانوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ناروے میں ایک ہزار احمدی ہیں۔

---

(۳) اخبار Finnmark Dagblad نے جس کی تعداد اشاعت ۱۲۰۰۰ ہے، ۱۱ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں لکھا:

"مسیح آچکا ہے"

Hammerfest: کیا مسیح آچکا ہے؟ اکثر لوگ اس کا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک وفد جو فن مارک میں دورہ پر ہے بالکل مختلف رائے رکھتا ہے۔

ہمارا تعلق جماعت احمدیہ عالمگیر سے ہے اور اپنے ساتھ معلوماتی کتابچے اور قرآن پاک کے کئی نسخے لے کر آئے ہیں اور ایک پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے "مسیح اور بدلتی ہوئی صدی"۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد وہ موعود مسیح ہیں جس کا انتظار یہودی کر رہے ہیں اور جو عیسائیوں کے خیال میں بھی واپس آئے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے کہ تمام مذاہب جو مختلف مسیح یا مثیل مسیح کا ذکر کرتے ہیں وہ ایک یہ وجود ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ۱۸۳۵ء انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اس پیغام کا فن مارک تک پہنچنا اس بات پر دوبارہ شاہد ہے کہ یہ الہام پورا ہو رہا ہے۔

---

(۴) اخبار Aftenbladet Sandnes نے جس کی تعداد اشاعت ۳۴۰۰۰ ہے ۲۷ر نومبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں لکھا:

"اسلام کا پیغام پھیلا رہے ہیں"

Sandnes کے علاقہ میں جماعت احمدیہ نے تین ہزار کی تعداد میں پمفلٹ پوسٹ بکسوں میں ڈالے۔ پمفلٹ جو تقسیم کیا جا رہا ہے وہ نور احمد بولستاد نے لکھا اور اس کا عنوان ہے "مسیح اور بدلتی ہوئی صدی"۔

جماعت احمدیہ کو ناروے میں ۴۰ سال ہو گئے ہیں اور جماعت ایک نئی مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے ڈالی۔

---

(۵) اخبار Sor Varanger Avis جس کی تعداد اشاعت ۳۵۰۰ ہے ۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"مسیح موعود کے متعلق پیغام لائے ہیں"

خالد محمود مظفر چوہدری اور اعجاز قریشی جن کا تعلق جماعت احمدیہ اوسلو سے ہے یہاں یہ پیغام پہنچانے آئے ہیں کہ مسیح آچکا ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ۱۸۳۵ء میں انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بہت سے الہام ہوئے کہ آپ ہی وہ موعود مسیح ہیں جس کا سب انتظار کر رہے ہیں۔

اس ہفتے انہوں نے فن مارک کا دورہ کیا ہے اور یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ مسیح آچکا ہے۔ انہوں نے معلوماتی کتابچہ "مسیح اور بدلتی ہوئی صدی" پوسٹ بکسوں میں ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہاں پر بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا گیا ہے اور کہا کہ ہمارا مقصد لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کروانا ہے۔

میں لکڑیاں لاؤں گا

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا، کسی نے پکانے کا۔ حضور ﷺ نے جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام بھی ہم کر لیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا:

"میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام بھی کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

(شرح مواہب اللدنیہ زرقانی۔ جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ ۔ دارالمعرفہ بیروت ۱۹۹۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔"

(الفضل ۳ر فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ ہے:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

ماہنامہ "انصاراللہ" مارچ ۲۰۰۰ء میں شاملِ اشاعت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی یاد میں محترمہ صاحبزادی امۃالقدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم سے کچھ حصہ ملاحظہ فرمائیے:

تمہیں ایک طرفہ طبیعت ملی تھی
انوکھی، نرالی سی فطرت ملی تھی
خلافِ توقع، ملی عمر تم کو
خلافِ توقع، امارت ملی تھی
الٰہی بشارت کے مصداق ٹھہرے
بفضلِ خدا یہ سعادت ملی تھی
مسیحِ زماں سے محبت تھی تم کو
تو اُس کی جماعت کی غیرت بہت تھی
اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھے تم
خلافت سے تم کو عقیدت بہت تھی
ہمیشہ لبوں پہ رہی مسکراہٹ
شگفتہ مزاجی، بشاشت بہت تھی
تھی گہری نظر اور رائے تھی صائب
بفضلِ الٰہی بصیرت بہت تھی
ارادے تھے پختہ، امنگیں جواں تھیں
بہت حوصلہ ، استقامت بہت تھی
زمانے کا ڈر تھا، نہ دنیا کی لالچ
غنا تھی بہت اور قناعت بہت تھی
کبھی تھک کے راہوں میں ماندہ نہ دیکھا
کہ پیرانہ سالی میں ہمت بہت تھی
نڈر تھے بہت اور بے باک تھے تم
تھی جرأت بہت اور شجاعت بہت تھی
مجھے تھی تمہاری دعاؤں کی حاجت
ابھی تو تمہاری ضرورت بہت تھی

......❁......❁......❁......

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سیرت کے بہت سے خوبصورت واقعات، متفرق احباب کے قلم سے، ماہنامہ "انصاراللہ" مارچ ۲۰۰۰ء کی زینت ہیں۔

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب ایک ایسے انسان تھے جو تصنع سے بالکل پاک تھے۔ چھوٹی چھوٹی شفقتیں بس یونہی بکھیرتے رہتے۔ ایک دفعہ نو سال کی عمر میں مجھے ٹائیفائیڈ ہوا اور ایک ڈیڑھ ماہ کے لئے بستر سے اٹھنے پر پابندی لگ گئی۔ اس دوران آپ تقریباً روزانہ صبح ہمارے یہاں تشریف لے آتے اور میرا دل بہلانے کے لئے بہت سی باتیں میرے ساتھ کرتے۔ اُس وقت آپ نے مجھے شطرنج کھیلنا بھی سکھایا۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے بیان فرمایا کہ قادیان میں بچپن کے زمانہ میں سب سے پہلے جس بزرگ نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ پہلے دایاں جوتا پہننا چاہئے اور بایاں پہلے اتارنا چاہئے، آج بھی جوتا پہنتے ہوئے اُس بزرگ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

آپ کو انجمن کے بجٹ آمد و خرچ اور دیگر اہم مدات کے اعداد و شمار اکثر یاد ہوتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جو اعداد و شمار ایک دفعہ میرے سامنے سے گزر جائیں، پھر بھولتے نہیں۔ اسی طرح لوگوں کی شکلیں خوب یاد رہتی ہیں۔

مخلوق خدا سے آپ کو بے انتہا محبت تھی۔ ایک بار یہ غیر مصدقہ اطلاع ملی کہ مخالفین احمدیت کی ایک کانفرنس جو ربوہ کے نواح میں منعقد ہو رہی ہے، اُس میں سازش کے تحت بم دھماکہ کرکے ہمارے سر ڈالنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس کا ردّعمل جماعت کے حق میں بہت مضر ہو سکتا تھا۔ نہایت پریشانی کے عالم میں یہ بات جب حضرت میاں صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ ظاہر ہونے والے ردّعمل کو چھوڑو، پہلے یہ سوچو کہ اگر خدانخواستہ یہ حادثہ ہو گیا تو پھر بے گناہ انسانی جانوں کا کیا بنے گا اور ہم اس صورت میں اُن کی کیا مدد کرسکتے ہیں؟۔

ایک دفعہ یہ اظہار فرمایا کہ مَیں ملاقات کے لئے پہلے وقت طے کرنے کے تکلف میں نہیں پڑتا، ہر وقت دروازے کھلے ہیں، جو چاہے آئے۔

مکرم محمد بشیر خالد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۶۶ء میں جب حضرت میاں صاحب ناظر امور عامہ تھے تو میرے والد صاحب نے اپنے مالک کے خلاف شکایت کی کہ اُس نے تین ماہ سے تنخواہ نہیں دی۔ آپ نے دریافت کیا تو مالک نے بتایا کہ اُسے تین ماہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کب سے آپکے پاس ملازم ہیں۔ اُس نے کہا تین سال سے۔ آپ نے فرمایا کہ تین سال سے آپ نے انہیں رکھا ہوا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے آپ کو نقصان نہیں پہنچایا ورنہ آپ نہ رکھتے۔ اسلئے اب اگر چند ماہ کا نفع نہیں ہوا تو خود فیصلہ کریں کہ ان کی تنخواہ کیوں نہ دی جائے۔ حضرت میاں صاحب کی اس بات سے مالک قائل ہو گیا اور والد صاحب کا حق دیدیا۔

ایک مرتبہ مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں مجھے تیس ہزار روپے کی فوری ضرورت تھی کہ اس رقم کے نہ ملنے سے کافی نقصان کا خدشہ تھا۔ خاکسار قرضہ کے لئے ناظر صاحب مال کے پاس گیا، انہوں نے بتایا کہ اب تو قرضہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ سال کا آخر ہے، ہاں ایک صورت ہے کہ ناظر صاحب اعلیٰ کے پاس چلے جائیں۔ مَیں نے میاں صاحب کے سامنے درخواست پیش کی تو آپ نے بھی بجٹ کے ختم ہونے کا ذکر فرمایا۔ جب مَیں نے تفصیل سے اپنی ضرورت پیش کی تو آپ نے اپنے ذاتی حساب سے مطلوبہ رقم دیئے جانے کی ہدایت فرمائی اور لکھا کہ جب تک رقم ادا نہ ہو، دفتر کھلا رہے۔ پھر قرضہ کی واپسی کیلئے پندرہ صد ماہانہ قسط کی ادائیگی کرنا تھی جو میری آمد کے لحاظ سے زیادہ تھی۔ ناظر صاحب نے حضرت میاں صاحب کو بتایا کہ یہ ایک ہزار روپے قسط ادا کرنے پر آمادہ ہیں تو آپ نے ازراہ نوازش فرمایا کہ جس طرح وہ ادا کرسکتے ہیں، ادا کردیں۔

مکرم صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عملہ حفاظت کی کسی ضرورت کے لئے جب بھی حضرت میاں صاحب کے پاس گیا تو آپ نے بڑی دلداری سے توقع سے بڑھ کر عطا کیا۔ اگر کبھی کسی چیز کا اندازہ خرچ پیش کیا جو زیادہ معلوم ہوتا تھا، تو فرمایا کہ جس کے لئے ہم خرچ کر رہے ہیں اور جو تم مانگ رہے ہو، وہ کم ہے۔ ان کے لئے خرچ کرنا ضروری ہے، ان کی برکت سے تو اللہ ہمیں دیتا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس قسم کے فکر نہ کریں۔

مکرم سید طارق محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ۸۳ء میں اسیر راہ مولیٰ رہے۔ جب رہا ہوکر آئے تو حضرت میاں صاحب نے بلاکر پوچھا کہ کوئی خواہش ہو تو بتائیں۔ والد صاحب نے عرض کی کہ میرا بیٹا فارغ بیٹھا ہے، اس کو ملازم رکھ لیں۔ آپ نے وعدہ فرمایا کہ کہیں بھی جگہ خالی ہو تو بتائیں۔ والد صاحب نے عرض کی کہ میرا بیٹا پڑھا ہوا نہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ چنانچہ خاکسار کو مددگار کارکن کے طور پر رکھ لیا گیا۔

مکرم برکت اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۸۷ء کے لگ بھگ شیخوپورہ کے کسی گاؤں سے بعض دوست ایک شخص کو زنجیروں میں باندھ کر لائے۔ اُس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ لانے والوں نے بتایا کہ یہ خطرناک پاگل ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کھول دو۔ چنانچہ اسے آزاد کردیا گیا تو حضرت میاں صاحب نے اُس بدحال شخص کو اپنے قریب بٹھایا اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں کرتے رہے۔ اس پر وہ شخص بالکل ٹھیک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ دوبارہ بھی اُس کو لے کر آئیں۔

حضرت میاں صاحب بہت باہمت اور بے تکلف تھے۔ ایک مرتبہ چند دن بیمار رہنے کے بعد دفتر تشریف لائے تو دفتر کے ایک کارکن مکرم محمد صدیق خان صاحب نے عرض کیا کہ آپ کچھ کمزور لگ رہے ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے انہیں کہا کہ کرسی میرے قریب کرکے بیٹھو۔ پھر اپنی کہنی میز پر رکھ کر اپنا ہاتھ کھڑا کیا اور فرمایا کہ زور آزمائی کرو اور میرا ہاتھ میز پر لگاؤ۔ مکرم صدیق صاحب پہلے تو جھجکے، پھر پوری کوشش کی مگر آپ کا ہاتھ نیچے نہ لگاسکے۔ اس کے بعد انہوں نے اسی طرح ہاتھ کھڑا کیا تو حضرت میاں صاحب نے ایک ہی جھٹکے سے اُسے نیچے لگادیا۔

مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب (ڈرائیور) بیان کرتے ہیں کہ میری سروس کا آغاز تھا، نئی گاڑی تھی، لاہور جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب ایک سائیکل سوار سے جو کھڑی ہوئی بس کے پیچھے سے سڑک کراس کر رہا تھا، گاڑی ٹکرا گئی۔ سائیکل سوار ایک طرف گرا۔ وہ خود تو محفوظ رہا لیکن گاڑی کو نقصان پہنچا۔ واپس آکر اس حادثہ کی اطلاع حضرت میاں صاحب کو اس طرح دی کہ افسوس ہے کہ گاڑی کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا: گاڑی کو چھوڑو، یہ بتاؤ کہ سائیکل والا بچ گیا؟۔ عرض کیا کہ اُسے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن گاڑی نئی تھی......۔ فرمایا: یہ کہاں لکھا ہے کہ نئی گاڑی کا ایکسیڈنٹ نہیں ہو سکتا، کوئی بات نہیں، شکر کرو آدمی بچ گیا۔

مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب آپ جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگرخانہ میں افسر بھی ہوا کرتے تھے تو آپ کا مزدوروں اور پکوائی والوں سے کام لینے کا عجیب رنگ تھا۔ جب روٹی کا سٹاک کم ہونے کی اطلاع ملتی تو نانبائیوں کا مقابلہ کروادیتے اور اوّل آنے والے نانبائی کو پچاس پچاس روپے کا انعام دیتے۔

اپنے خدام کے ساتھ ایسی عنایات ہوتیں اور بے تکلفی کا وہ رنگ ہوتا کہ نوجوان آپکے اشارے پر چلتے، شفٹ اور چھٹی کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ لنگر میں ایک بار میری ڈیوٹی دیگوں کی پکوائی پر تھی۔ آپ ایک مٹی کا پیالہ پکڑے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ پیالے میں سالن ڈلوا لاؤ۔ مَیں سالن لایا تو فرمایا یہ مجھے دو اور گرم روٹیاں لے آؤ۔ جب روٹیاں لایا تو وہیں بیٹھ گئے اور فرمایا: آؤ، دونوں مل کر کھاتے ہیں۔

آپکی عنایت و احسانات کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ جو بھی حاجت مند آپکے پاس پہنچا، اُس نے یہی سمجھا کہ یہ کریمانہ سلوک خاص اُسی کیلئے ہے۔ اس عاجز پر تین چار بار ایسے احسان بھی کئے کہ قواعد کے مطابق حق نہیں بنتا تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ ضرورت مند ہیں اور جائز ضرورت کی وجہ سے ان کا حق ہے۔

......❁......❁......❁......

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارہ میں ماہنامہ "انصاراللہ" مارچ ۲۰۰۰ء میں شاملِ اشاعت مکرم طاہر عارف صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

ایک عالم کا آفتاب گیا
سرخرو اور کامیاب گیا
ہجر والوں کا باوفا ساتھی
عزم کا ایک اَور باب گیا
باصفا، باوفا و باتدبیر
دُرّ یکتا و لاجواب گیا

......❁......❁......❁......

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

11/06/2001 – 17/06/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 11th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.133, First Part ® Rec: 19.12.98
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.290 ®
02.05	Interview of M. M. Ahmad Sahib ®
02.45	Urdu Class: Lesson No.190 ®
04.05	Learning Chinese: Lesson No.216 ® Presented by Usman Chou Sahib
05.00	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Workshop No.2 Produced by MTA Pakistan
06.55	Dars Ul Quran: No.23 (1998) ® Rec: 26.01.98
08.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.290 ®
09.30	Urdu Class: Lesson No.190 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.30	Interview: M. M. Ahmad Sb ®
13.00	Rencontre Avec Les Francophones:Rec: 04.06.01
14.00	Bengali Service: Various Items
14.55	Homeopathy Class No.27 Rec.19.07.94
16.05	Children's Corner: Class No.133 Final Part Rec:19.12.98
16.35	Dars Malfoozat
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.191 Rec.20.07.96
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.303 Rec: 08.07.97
20.25	Turkish Programme:Khattum un Nabieen (saw)
21.05	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.05	Ruhani Khazaine: Quiz Programme
23.00	Homeopathy Class: Lesson No. 27 ®

Tuesday 12th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.133 Final Part ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.303 ®
02.20	MTA Sports: All Pakistan Sports Ralley Itfal ul Ahmadiyya, 1997
03.00	Urdu Class: Lesson No.191 ®
04.05	Seerat-O-Swanah: Hadhrat Maulana Ghulam Rasool Rajaiki (RA) By Maulana Mohammad Azam Akseer Sb
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.133 Final Part ®
07.10	Pushto Programme: F/S Rec.04.08.00
08.00	Ruhani Khazaine: Quiz Prog.No.11 ® Vol.3 of the book 'Azalah-e-Oham'
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.303 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.191 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2 Presented by Naveed Marty Sahib
13.00	Bengali Mulaqat: With Huzoor Rec:05.06.01
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjamatul Quran Class: No.190 Rec.08.04.97
16.05	Children's Corner: Guldasta No.41 Produced by MTA Pakistan
16.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class No.192 Rec. 02.08.96
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 Rec.09.07.97
20.20	MTA Norway: From the book 'Jesus in India' Presenter: Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib Programme No.10
21.00	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
22.00	Hamari Kainat: No. 94 Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sahib
22.30	Tarjamatul Quran Class: Lesson No.190 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2 ®

Wednesday 13th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Guldasta No.34 ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 ®
02.05	Bengali Mulaqat: ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.192 ®
04.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2 ®
04.50	Tarjamatul Quran: Lesson No.190 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta No.34 ®
07.10	Swahili Programme: Muzaakharah Host: Abdul Basit Shahid Sahib
08.00	Hamari Kainat: Prog. No.94 ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.192 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Urdu Asbaaq: Prog. No.50 By Maulana Choudhry Hadi Ali Sb.
13.05	Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec.24.11.99
14.00	Bengali Service: Various Items
14.55	Tarjamatul Quran Class No.191 Rec:09.04.97
16.15	Urdu Asbaaq: Prog. No.50 ®
16.45	Children's Corner: Hikayaate Shereen Presented by Shaukat Gohar Sahiba
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.193 Rec.03.08.96
19.20	Liqa Ma'al Arab: No.305 Rec:10.07.97
20.15	MTA France: Aurore, Part 2
20.45	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.40	Discussion: The books of Hadhrat Khalifatul Masih I Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sb
22.15	Tarjamatul Quran: Lesson No.191 ®
23.35	Urdu Asbaq: Lesson No.50 ®

Thursday 14th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.305 ®
02.00	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.193 ®
04.00	Urdu Asbaaq: Prog. No.50 ®
04.55	Tarjamatul Quran: Lesson No.191 ®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
06.45	Sindhi Programme: Presenter: Masood Ahmad Chandieu Sahib
07.15	Tabarukaat: Speech by Hadhrat Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb Jalsa Salana Rabwah 1965
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.305 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.193 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Aina: A reply to allegations made against Ahmadiyyat in Pakistani Newspapers Part 2 Host: Laiq Ahmad Abid Sahib
13.10	Q/A Session: With Huzoor and English Guests Rec: 03.03.96, Final Part
14.00	Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor Rec.14.07.95
15.05	Homeopathy Class No.28 Rec:25.07.94
16.15	Children's Corner: Guldasta No.42 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: Lesson No.194
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.324 Rec:07.10.97
20.25	Interview M. M. Ahmad Sahib
21.10	MTA Lifestyle: Al Maidah How to prepare 'Balti Chicken'
21.20	Tabarukaat: J/S 1965 ®
22.00	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.88, Part 1
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.28 ®
23.20	Aina: A reply to allegations made against Ahmadiyyat

Friday 15th June 2001

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Guldasta No.42 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.324 ®
02.10	Interview: M. M. Ahmad Sb ®
02.50	Tabarukaat: Jalsa Salana 1965 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.194 ®
04.20	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30	Aina: Reply to Allegations ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.28 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Guldasta No.42 ®
07.15	Quiz: History of Ahmadiyyat ®
07.45	Saraiky Programme: F/S Rec.22.09.00
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.324 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.194 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.25	Bengali Service: Various Items
11.55	Nazm & Darood Shareef
12.00	Friday Sermon: From London
13.00	Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.30	Interview M. M. Ahmad Sb ®
14.25	Majlis e Irfan: With Huzoor Rec.08.06.01
15.30	Friday Sermon: ®
16.30	Children's Corner: Class No.50, Part 2 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: Lesson No.195 Rec.09.08.96
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.325 Rec.08.10.97
20.30	Documentary: Handicrafts from Sawaat Narrator: Fuzail Iyaz Ahmad Sahib
21.0	Friday Sermon: ®
22.00	A Talk: With Mujeeb-ur-Rehman Sb. Pt 2
22.55	Majlis Irfan: Rec.08.06.01 ®

Saturday 16th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Class No.50, Part 2 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.00	Friday Sermon: ®
02.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.325 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.195 ®
04.25	Computer for Everyone: Part 103 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
05.00	Majlis e Irfan: ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Class: No.50 Part 2 ® Produced By MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: Children's Class
08.25	Documentary: The Emirates Narrated by Fazl Ahmad Sb Produced by MTA International
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.325 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.195 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Computers for Everyone: Part No.103 ®
13.10	German Mulaqat: With Huzoor Rec:06.06.01
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Quiz: Anwar ul Aloom – Prog. No.11 From a book by Hadhrat Musleh Maud (RA)
16.00	Children's Class: With Huzoor Rec.16.06.01
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.15	Urdu Class: Lesson No.196 Rec.10.08.96
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.326 Rec:09.10.97
20.35	Arabic Programme: A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No.20 Read by Munir Adilbi Sahib
21.20	Children's Class: Rec.16.06.01 ®
22.20	Waqfeen-e-Nau Programme: No.3
22.50	German Mulaqat: ®

Sunday 17th June 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Quiz Khutabat-e-Iman
00.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.326 ®
01.50	Canadian Horizon:Children's Class No.76 Hosted by Naseem Mehdi Sb.
02.55	Urdu Class: Lesson No.196 ®
04.00	Seeratun Nabi (saw): Prog. No.38
04.55	Children's Class: Rec.09.06.01 ®
06.00	Tilawat, News
07.00	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.15	German Mulaqat: Rec.06.06.01 ®
08.15	Chinese Programme: Book reading Read by: Usman Chou Sahib – Part 6
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.326 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.196 ®
10.50	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.218 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec:10.06.01
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.15	Friday Sermon: From London ®
16.25	Children's Class: No.134 - First Part Rec.23.01.99
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.197
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.329 Rec: 17.10.97
20.35	MTA USA: Hunting with Bows
21.30	Dars ul Quran No.24 Rec:27.01.98
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, June 08, 2001 | Issue No. 23

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

کفّارمکّہ کی شہ کونینؐ کے انکار کے لئے بہانہ سازی اور کھلا مذاق

مؤرخ اسلام ابن اسحاق (ولادت ۸۵ھ۔ وفات ۱۵۰ء) کا شمار ممتاز تابعین میں سے ہوتاہے۔ آپکو فن سیرت و مغازی کا امام اور امیر المومنین فی الحدیث قرار دیا گیاہے۔ ابن عماد حنبلی کی رائے میں آپ علم کا سمندر تھے، ماہر انساب اور علامۂ دہر۔ آپ نے امام زہری سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے ایک شخص اخنس بن شریق سے کہا کہ ہم اور بنی عبد مناف شرف میں ہمیشہ جھگڑا کرتے تھے۔ انہوں نے کھانا کھلایا تو ہم نے بھی کھانا کھلایا۔ انہوں نے سواریاں دیں تو ہم نے بھی لوگوں کے لئے سواریاں فراہم کیں۔ انہوں نے لوگوں کو مال دیا تو ہم نے بھی دیا۔ یہاں تک کہ ہمارے اور ان کے درمیان یہ مسابقت جاری رہی اور اس دوڑ میں ہم اور وہ برابر رہے تو بنی عبد مناف نے ازروئے فخر وشرف کہا کہ ہم میں ایک نبی ہوگا جس پر آسمان سے وحی نازل ہوگی۔ **اگر ہم نے اس نبی کو پایا تو خدا کی قسم ہم اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔**

الحافظ الکبیر حضرت ابو بکر احمد بن حسین البیہقی (متوفی ۴۵۸ھ مطابق ۱۰۶۶ء) نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کا یہ بیان ریکارڈ کیا ہے کہ ایک دن میں اور ابوجہل دونوں مکہ مکرمہ کی گلیوں میں جا رہے تھے کہ ابوجہل نے آنحضرتؐ کی نسبت کہا: "مَیں جانتاہوں کہ وہ سچے ہیں لیکن قصیّ کی اولاد سے ہیں۔ قصیّ کے لوگوں نے کہا ہم غلاف کعبہ چڑھاتے ہیں، ہم مشاورت کے لئے ندوہ کو منظم کرتے ہیں، ہمارا لواء ہے، ہم میں سقایہ ہے۔ پھر انہوں نے کہا ہم میں اللہ کا نبی ہے۔ ہم چاروں باتوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر خدا کی قسم پانچویں دعویٰ کو ہم ہرگز نہیں مانیں گے"۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطیؒ۔ اردو ترجمہ حصہ اول صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹۔ ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی۔ طبع اول جولائی ۱۹۷۴ء)

☆......☆......☆......☆

تاریکی کے فرزند

بظاہر روشن خیالی اور وسعت نظری کے موجودہ دور میں جہاں چراغ مصطفوی سے منور دنیا بھر کی کروڑوں شمعیں قلوب واذہان کو بقعہ نور بنا رہی ہیں وہاں بولہبی اور بوجہلی ذہن رکھنے والے تاریکی اور ظلمت کے فرزند بھی بکثرت موجود ہیں جن کی زبان وکلام خود بخود غمازی کرتی ہے کہ ان کا معنوی شجرۂ نسب کس سے ملتاہے؟ اس کا ایک نمونہ "حضرت مولانا محمد اکرام اعوان شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ" کے خطاب دارالعرفان (۱۵رجولائی ۲۰۰۰ء) سے سنئے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

"خود مسلمانوں کا کردار اسلام کی حقانیت پر گواہ نہیں۔ یہاں چکوال میں ایک جلسہ ہو رہا تھا اور محکمۂ تعلیم کے ایک افسر کے پاس میں بیٹھا تھا۔ کسی نے آکر بتایا کہ جی ختم نبوت والوں کا جلسہ ہے اور بڑا اچھا مقرر ہے اور بڑے مشہور عالم تھے وہ تشریف لائے تھے۔ مجھے یاد نہیں اب کون تھے؟ بہرحال کوئی معروف آدمی تھے۔ تو میں نے اس افسر سے کہا: شاہ جی! وہ شاہ صاحب تھے۔ میں نے کہا: چلو جلسہ سنتے ہیں۔ کہنے لگے نہیں یار کیا فائدہ؟ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا:

"وچلا ای نئیں من دا کہ ایہہ مرزا نبی ہو سکدا اے۔ تے دلیلاں سنن دی کیہڑی لوڑ اے"

یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ آدمی کہتاہے کہ میرا دل یہ بات قبول کرنے کو تیار نہیں، مجھے شبہ بھی نہیں گزرتا کہ مرزا قادیانی نبی بھی ہو سکتاہے تو میں اس پر دلیلیں کیوں سننے جاؤں۔ میرے پاس ایک ہی دلیل کافی ہے کہ میرا دل نہیں مانتا۔ بات ختم"۔

(ماہنامہ المرشد لاہور۔ نومبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۲)

طائف والوں نے بھی آنحضور ﷺ کی دعوت رسالت کو ٹھکراتے ہوئے بالکل یہی ہرزہ سرائی کی تھی۔ بقول شاعر انہوں نے کہا تھا کہ۔

کوئی بولا معاذاللہ وہ بھی ہے خدا کوئی
نبی جس کو کہیں ملتا نہیں تیرے سوا کوئی

☆......☆......☆......☆

فتح مکہ کے موقع پر اذان اور مشرکین

اہل مکہ و طائف کی گردنیں فتح مکہ تک غرور وتکبر سے اکڑی رہیں حتی کہ جب شاہ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فاتحانہ شان سے مکہ میں رونق افروز ہوئے، بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور مؤذن الرسول سیدنا حضرت بلالؓ نے کعبہ شریف کی چھت پر اذان دی تو سہل ابن عمر نے یہ منظر دیکھ کر مارے شرم کے اپنا منہ ڈھانک لیا۔ صفوان بن امیہ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ میرے باپ یہ (خوفناک) منظر دیکھنے سے پہلے ہی چل بسے۔ اسی طرح خالد بن اُسید نے بھی انہی الفاظ میں تبصرہ کرتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا کہ **اس کا باپ پہلے ہی رخصت ہو چکاہے وگرنہ اسے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوتا کہ بلال خانۂ کعبہ کی چھت پر اذان دینے کی جسارت کر رہاہے۔ (اف اتنا بڑا خوفناک جرم)**

(سیرت حلبیہ اردو جلد پنجم صفحہ ۲۰۸ مؤلفہ علامہ علی بن برہان الدین حلبی۔ وفات ۱۰۴۴ھ۔ ناشر دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔ طباعت ۱۹۹۲ء)

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

کینیا (مشرقی افریقہ) میں گونجا (Ugunja) کے مقام پر

مسجد کی تعمیر

احباب جماعت نے بڑے جذبہ و جوش کے ساتھ وقار عمل کے ذریعہ اس کی تعمیر میں حصہ لیا

یہ ٹاؤن کسوموں سے یوگنڈا بارڈر پر جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ حال ہی میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو یہاں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں خدا کے فضل سے جماعت ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں عورتوں نے خاص طور پر حصہ لیاہے اور بڑے جذبہ کے ساتھ اور محنت کے ساتھ یہ مسجد تعمیر کروائی ہے۔

یہ مسجد ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکمل ہوئی۔ مستری بھی احمدی تھے اور مزدور بھی احمدی تھے اور ساتھ ساتھ احباب جماعت نے خوب وقار عمل کے ذریعہ مدد کی۔ اس طرح بہت سا خرچ بچ جاتاہے اور احباب جماعت کو ثواب کمانے کا موقع بھی مل جاتاہے۔

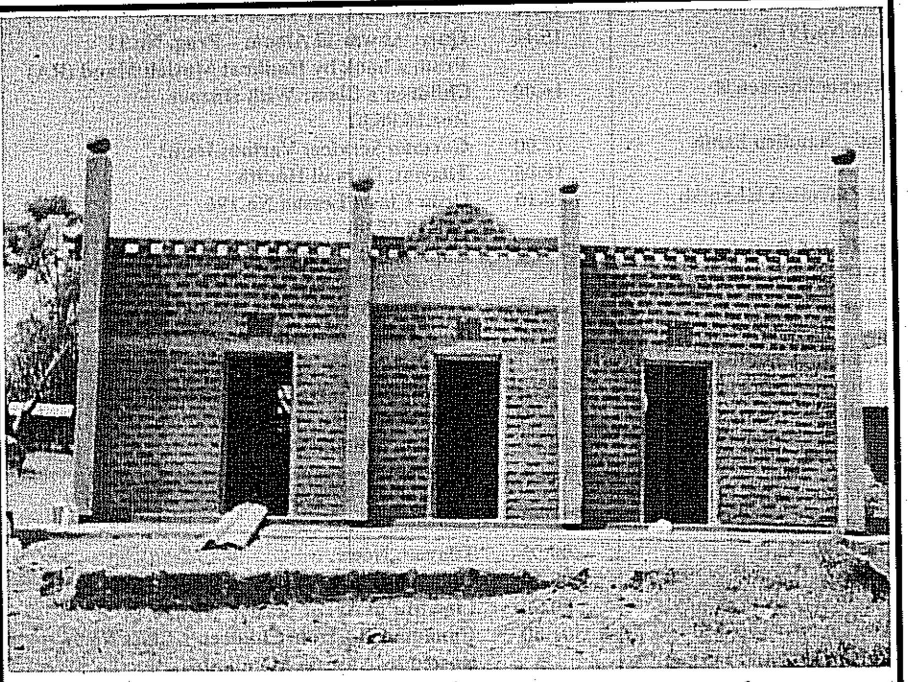

گونجا (Ugunja) کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کا خوبصورت منظر

غیر از جماعت اور غیر مسلموں نے بھی اس مسجد کی تعمیر میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور سب احمدیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

(وسیم احمد چیمہ۔
امیر و مبلغ انچارج کینیا)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔